

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا  
مباحثات

بروز منگل مورخہ 4 اگست 2015ء  
(بمطابق 18 شوال 1436 ہجری)

شمارہ 53

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

2186

2187

2239

2240

مندرجات

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

2- اراکین کی رخصت

3- قاعدہ کا معطل کیا جانا

4- قرارداد

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 04 اگست 2015ء بمطابق 18 شوال 1436 ہجری بعد از دوپہر چار بجے پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ  
وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَأَ  
الَّذِينَ أُتْبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ  
أَنَّ لَنَا كُوَّةً فَنَتَّبِعُ آلَ مَنهُم كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ  
بِخَاسِرِينَ مِنَ النَّارِ -

(ترجمہ): اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر خدا کو شریک (خدا) بناتے اور ان سے خدا کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو خدا ہی کے سب سے زیادہ دوستدار ہیں۔ اور اے کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت خدا ہی کو ہے۔ اور یہ کہ خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ اس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور (دونوں) عذاب (الہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ (یہ حال دیکھ کر) پیروی کرنے والے (حسرت سے) کہیں گے کہ اے کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہوتا کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں اسی طرح ہم بھی ان سے بیزار ہوں۔ اسی طرح خدا ان کے اعمال انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ وزخ سے نکل نہیں سکیں گے۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانِ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب محمود خان، وزیر آبپاشی-04-08-2015، جناب ملک قاسم تنگ-04-08-2015، جناب سردار سورن سنگھ-04-08-2015، جناب ملک شاہ محمد-04-08-2015، جناب شکیل احمد صاحب-04-08-2015، محترمہ نادیدہ شیر صاحبہ-04-08-2015، راجہ فیصل زمان صاحب-04-08-2015۔ منظور ہے جی؟

اراکین: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اچھا، آج ہم نے ایک Topic پر کہا تھا کہ سیلاب کے اوپر ممبران صاحبان اپنا Opinion بھی دیں گے، تجاویز بھی دیں گے اور اس پر اس وقت ہمارے پاس جناب عبدالستار صاحب، جناب لطف الرحمان صاحب، سردار حسین صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا، جناب سکندر حیات اور محمد علی شاہ صاحب کے نام آئے ہیں۔ باقی بھی جو بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کے بعد میں ان کو موقع دوں گا، تو میں سب سے پہلے نلوٹھا صاحب! آپ تیار ہیں تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ عبدالستار صاحب، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ پلیز جو جو پوائنٹس ہوں، ان کو نوٹ کر لیں۔

جناب عبدالستار خان: آج آپ نے مجھے اس قومی مسئلے پر اس ہاؤس سے مخاطب ہونے کے لئے ٹائم دیا، میں آپ کا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر! حالیہ سیلاب جس نے ہمارے ملک کو خصوصاً ہمارے صوبے کو بڑا متاثر کیا ہے، یقیناً یہ قومی المیہ ہے۔ ہمارے ایوانوں میں ایک روایت رہی ہے کہ ایسی قدرتی آفات میں بھی لوگ، بعض لوگ سیاسی بنیاد پر اس کو لے رہے ہیں تو میں قطعاً اس کا قائل نہیں ہوں۔ سیلاب ہو، زلزلہ ہو، خشک سالی ہو، قدرتی آفات، یہ تو قومی المیہ ہوتے ہیں لیکن بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی اور اس صوبے کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے میں چاہوں گا کہ ہمیں قومی طور پر اس میں محتاط ہونا ہے اور ان آفات کو ہم روک نہیں سکتے ہیں لیکن اس کی پیچیدگی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں، ان کو کم کر سکتے ہیں، مصیبت میں مبتلا اپنے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس اسمبلی کی، ایوان کی ذمہ داری ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے اور سب سے بڑھ کر Voluntarily ہم سب عوام پر یہ بات لازم ہے، اس بات میں جناب سپیکر! بحیثیت قوم مجھے

وہ زمانہ یاد آتا ہے جب 2005ء کا زلزلہ آیا، خصوصاً ہمارے ہزارہ میں، مانسہرہ، کوہستان، بگلرام اور AJK میں اور ساتھ شانگلہ، تو ایک بات مجھے ذاتی طور پر بھی محسوس ہوئی اور نوٹ بھی کیا کہ پنجاب کے ان علاقوں سے ہماری مائیں بہنیں، میں چشم دید گواہ ہوں even اپنے اس حد تک لوگ آئے Voluntarily انہوں نے اس میں شرکت کی اور اپنے زیور تک پنجاب کے لوگوں نے اور سندھ کے لوگوں نے نچھاور کئے۔ اس کے بعد جو 2010ء کا سیلاب آیا، بدترین سیلاب تھا، تاریخ کا بہت بڑا سیلاب، اس نے ہمارے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا، اس میں بھی تقریباً یہی حالات رہے ہیں۔ جب گزشتہ سال پنجاب میں سیلاب آیا تو میں سچی بات کہوں جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمارے صوبے سے عوامی طور پر وہ Response نہیں گیا ہے، ہم نے اس اسمبلی نے، باقی ہمارے عوام نے پنجاب کے ساتھ وہ رویہ، وہ قربانی کے جذبے کا اظہار میرے خیال میں ہماری طرف سے نہیں آیا، اس بات کو ہم نے محسوس کرنا ہے اور آج جو وہاں حالات ہیں، اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو سرکاری رپورٹیں ہیں، تقریباً 59 ہزار ہاں جانی نقصان ہوا ہے، املاک کے لحاظ سے، انفراسٹرکچر کے لحاظ سے بہت بڑے نقصانات ہوئے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ چترال سب سے زیادہ متاثر ہے، چترال سب سے زیادہ متاثر ہے، چترال کے اندر کے علاقوں میں جو سڑکیں ہیں، وہ بالکل ختم ہیں، پل گر گئے ہیں اور اس میں بڑی جنگی بنیاد پر ہماری حکومت کو اور ہم سب نے اس کی طرف دھیان، ان کو بحال کرنا ہے۔ باقی پورے صوبے میں جہاں پہ بھی سیلاب کی وہ ہیں، اس کو ہم کم نہیں کر سکتے، تو کم از کم اتنا کر سکتے ہیں کہ ہمیں آج گورنمنٹ کی طرف سے ایک پالیسی آئے، پالیسی کا اعلان ہو جس طرح پنجاب میں ہوا ہے کہ جو جانیں ضائع ہوئی ہیں، ان کا کیا Compensation کریں، جو املاک تباہ ہو گئیں، مکانات تباہ ہو گئے، ان کی کیا پالیسی ہے حکومت کی اور جو انفراسٹرکچر تباہ ہوا، اس کے لئے کیا حکمت عملی ہے حکومت کی؟ یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ میں اپنے حلقے کی بات بھی کروں گا جناب سپیکر! میرا علاقہ جو ہے، اس صوبے کا آخری حلقہ ہے اور سب سے بڑا حلقہ بھی ہے اور اس کی آبادی کالام سے لے کر کاغان تک ویلیز میں ہے جو مجھے اطلاعات ہیں، جو میں نے دیکھا ہے، وہاں پہ جو میں نے معلومات لی ہیں، اس میں راز کا ویلی بہت بڑی متاثر ہوئی ہے، کندیا میں سیال درہ بہت بڑا متاثر ہوا ہے، اس کا کوئی ایک راستہ، ایک پل، ایک سڑک باقی نہیں ہے، ان کا راستہ Cut off ہوا ہے، ان کے لوگ باہر نہیں آ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گبر ویلی میں بھاشا میں، سپٹ ویلی میں جو ہماری ڈسٹرکٹ لیول کی سڑکیں ہیں، وہ تقریباً بالکل ختم ہو گئی ہیں۔ کوہستان

میں یہ حالات اس لحاظ سے بھی مطلب باقی صوبے سے منفرد ہیں کہ جب پانی آتا ہے، سیلاب آتا ہے تو واش ہو جاتا ہے پورے مکانات، روڈز وغیرہ سارے تو اس حوالے سے باقی صوبے کے ساتھ کوہستان کے حوالے سے بھی میں گزارش کروں گا کہ حکومت کو آج ان کے Compensation کے لئے ایک واضح پالیسی دینا ہوگی، اس میں مقامی نمائندوں کو بھی اعتماد میں لے، ایڈمنسٹریشن کو اعتماد میں لے۔ میرے خیال میں جو حالیہ سیلاب ہے، اس میں ایک بہت بڑی، جو میں اس چیز کو محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی Co-ordination نہیں ہے، مقامی انتظامیہ، پی ڈی ایم اے اور صوبائی حکومت اور مقامی نمائندوں کی Co-ordination نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی بندہ اپنی ذمہ داری وہاں پہ محسوس نہیں کرتا ہے، ہر ایک جگہ میرے خیال میں یہی صورت حال ہے۔ اس میں میں کہوں گا کہ حکومت اپنی پالیسی واضح کرے اور اس میں ہم بحیثیت قوم سارے اپنے بھائیوں کی، اپنی ماؤں کی، اپنے اس علاقے کے لوگوں کی، ہر فرد اپنی ذمہ داری ادا کرے۔ و آخر الدعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب، ڈیرہ زیاتہ مننہ کوڑ چہ نن تا سو پہ توله صوبہ کبئی د بارانونو پہ وجہ، د سیلابونو پہ وجہ چہ کوم نقصانات شوی دی، د هغی موقع راکرہ۔ سپیکر صاحب! د ڈیری لوئی بد قسمتی نہ پہ توله صوبہ کبئی او بیا خصوصاً چترال کبئی ڈیرہ زیاتہ تباہی شوی دہ، قومی املاکو تہ، ذاتی املاکو تہ ڈیر زیات نقصان رسیدلے دے او زما یقین دا دے چہ پہ توله صوبہ کبئی د تولو نہ زیات نقصان چہ دے هغه پہ چترال کبئی د سیلابونو پہ وجہ بانڈی رسیدلے دے او بیا پہ صوبہ کبئی نور ہم چہ کومپی ضلعی دی، بد قسمتی نہ هلته ہم کافی تاوان رسیدلے دے، د خلقو کاروبارونو تہ، ذاتی املاکو تہ، قومی املاکو تہ او بیا د ڈیری لوئی بد قسمتی نہ ڈیر خلق ہم پکبئی وفات شوی دی۔ سپیکر صاحب! سیلاب یا قدرتی آفت چہ دے، دا خو ظاہرہ دہ د اللہ تعالیٰ د طرف نہ یو ڈیر لوئی امتحان وی او زما یقین دا دے چہ پہ دہی امتحان کبئی د حکومتونو سرہ سرہ د تولو ذمہ واری جو ریزی چہ ڈیر پہ استقامت سرہ او ڈیر پہ حکمت عملی سرہ چہ تر خومرہ حد پورے کیدے شہی چہ د هغی نقصان تلافی اوشی او د هغی ازالہ اوشی او زمونر بہ غوبنننہ ہم د حکومت نہ دا وی چہ تر خومرہ حدہ پورے کیدے شہی چہ دا نقصانات شوی دی

چې زر تر زرد هغې اندازه ولگي که ذاتي نقصانات شوي وي چې د هغې اندازه ولگوي او که قومي نقصان شوي دې هم چې د هغې اندازه ولگوي او بيا چې کوم خلق وفات شوي دي، پکار ده چې هغوي ته څومره حده پورې Compensation کيدې شي ځکه چې د انسان د وجود او د انسان د ژوند Compensation نشي کيدې، د هغې قيمت نه وي خو بيا هم د هغه متاثره خاندانونو سره د همدردۍ د پاره، د يکجهتۍ د پاره که کيدې شي چې حکومت فوري توگه باندې هغه زخميانو ته، هغه مړو ته Compensation او کړي، نو زما يقين دا دې چې دا به ډيره زياته بهتره خبره وي. سپيکر صاحب! بيا په دې خبره ډير زياته پريشانه شو چې په سوات کښې، په چترال کښې چې کله دا ډيره لويه تباهي راغله، زمونږ د صوبې وزير اعلي صاحب په اوومه ورځ باندې چترال ته لاړ و، په اوومه ورځ او دا ډيره زياته د افسوس خبره وه، مونږ کتل چې وزير اعلي صاحب په خپل د روتين په مصروفياتو کښې مصروفه وو او بيا په دويمه ورځ باندې اخبار کښې بيان راغې چې د چترال نقصاناتو د پاره سوارلس لکمه روپۍ چې دي، هغه مونږه ورکړلې. زما دا خيال دې سپيکر صاحب! په داسې وخت کښې چې د دې صوبې يوه ډيره اهمه ضلع چې په جغرافيايي توگه باندې د دې صوبې د ټولو نه لويه ضلع ده، په هغې کښې پلونه، په هغې کښې سکولونه، په هغې کښې روډونه، په هغې کښې هسپتالونه، کورونه چې دي، په مکمله توگه تباها شو او د صوبې وزير اعلي په اوومه ورځ باندې هغې ضلعي ته ځي، دا ډيره زياته د افسوس خبره وه او خدائے شته بيا چې کله عمران خان صاحب لاړ نو مونږ ډير زيات خوشحاله شو، هغه ظاهره خبره ده قامي ليډر دې، هغه سره به وخت نه وو خو چې کله بيا دا پته اولگيده چې عمران خان صاحب چترال ته لاړ و،

د هغه د خورنې نکاح وه هلته په چترال کښې (مداخلت)

جناب سپيکر: څيز هلته کښې، نه سوري، بالکل چونکه----

جناب سردار حسين: سپيکر صاحب! زما يقين دا دې چې تاسو ما له فلور را کړيدے۔

جناب سپيکر: نه، Just-----

جناب سردار حسين: اوزه چې څه وایم، دا به زما کتاب کښې ليکلی شي۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، یہ اجلاس کے دوران آپ شور نہ کریں، آپ Kindly اس کو توجہ دیں۔  
جی بسم اللہ۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، تاسو ما لہ فلور را کرایدے او زہ سیاسی خبرہ  
کوم۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: ظاہرہ خبرہ دہ، زہ داسی خبرہ نہ کوم او کہ داسی خبرہ کوم،  
دا خو تاسو تہ حق دے ہغہ Expunge کړئ۔ دا بیا زہ دا گنہم چي دا زمونږ پہ  
زخمونو باندې مالگې دوړول وو۔ مونږ پہ دے صوبہ کبني د حکومت نہ او بيا  
ظاہرہ خبرہ دہ چي عمران خان خودے قامی لیڈر، د ہغہ نہ بہ زمونږ دا توقع وی  
چي ہغوی دلته راځی، مونږ پہ دې پوہیرو ټول چي سیلاب راغلی دے، باران  
راغلی دے، دې پی تہی آئی نہ دے راوستے، د اللہ د طرف نہ وہ، دا یوې پارټی  
نہ دے راوستے خو پہ داسی وخت کبني چي زمونږ وجود زخم زخم وی، مونږہ دا  
طمعہ کوؤ چي دا قامی لیڈران بہ راځی، زمونږ پہ ہغہ زخمونو باندې بہ پتی  
لگوی خو دا خبرہ زمونږ د پارہ بیا ډیره زیاتہ ډیره زیاتہ د خفگان شولہ، زہ وایم  
چي مونږ پورې د قامی لیڈران توکې نہ کوی۔ دلته خبرہ او شوه او بالکل دا یو  
رجحان دلته دے، بدقسمتی نہ کہ دلته پہ لکھونو آئی ډی پیزما دلته پراتہ وی  
نو مرکزی حکومت او صوبائی حکومت بہ وائی چي نہ دلته بہ این جی او زہ نہ  
راځی، مونږ پہ دې منطق نہ پوہیرو، پخپلہ ہم امداد نشی کولے او ہغہ خلق بہ  
ہم منع کوی، پکار دا دہ چي مونږ پہ داسی سختو حالاتو کبني، دا د عامو خلقو  
ہم ذمہ داری جوړیږی، دا د این جی او زہم ذمہ داری جوړیږی، دا د این جی  
او زہم ذمہ داری جوړیږی، دا د مرکزی حکومت ہم ذمہ داری جوړیږی، دا د  
صوبائی حکومت ہم ذمہ داری جوړیږی او زہ د چترال پہ معاملہ کبني بیا د  
وزیراعظم صاحب شکریہ ادا کومہ چي وزیراعظم صاحب چترال تہ راغے نو  
درې اربہ روپی اعلان ئے او کړو او پنځوس کروړہ روپی نور اعلان ئے او کړو،  
مونږ نن پہ دې انتظار یو چي صوبائی حکومت د چترال د پارہ او پہ باقی صوبہ

کښې چې کوم سیلابونه راغلي دي يا کومه تباهي شويده، مونږ ته کم از کم دا اندازه نشته، دا حکومت که مونږ ته او وائي چې دوي څومره اعلان کړيدے او په عملي توگه باندې څومره کار هلته روان شويده؟ سپيکر صاحب، مونږ دا غوښتنه د حکومت نه کوو چې بعضې مسئلې داسې وي چې هغه ډيره لويه فوري سنجيدگي غواړي او فوري اقدامات غواړي، دا هغه مسئله ده. دلته صوبائي حکومت د درينمو سوو ډيمونو اعلان کړيدے، ما چې هغه د ډيمونو په حساب، مونږ خو په دې خوشحاله شو چې مونږ وئيل چې په دې صوبه کښې چې سيلابونه راځي نو Reservoirs به جوړ شي، واره واره ډيمونه به جوړ شي او چې دا سيلاب راځي هغه سيلاب به نه راځي، Irrigated land کښې به اضافه اوشي. مونږ چې په غنمو باندې کومه سبسډي ورکوو، د هغې نه به خلاص شو. ما ته چې کله اندازه اوشوه چې دا درينم سوه ډيمونه چې دي، د دې نه چې کومه بجلی په ميگا واټ کښې پيدا کيږي، ميگا واټ کښې به نه پيدا کيږي، هغه به کلو واټ کښې پيدا کيږي لکه باره کلو واټ يو بلب دے، څلورو کورونو له بجلی ورکوي، پينځو کورونو له به بجلی ورکوي، هغه درينم سوه ډيمونه، ډيمونه نه، که زه ورته او وایم چې هغه د ډيمونو فوتو سټيټ دے، فوتو سټيټ نو دا به غلطه خبره نه وي. دا د ميډيا د Hype create کولو د پاره چې پي ټي آئي حکومت درينم سوه ډيمونه جوړوي، چې تپوس اوشو چې دا درينم سوه ډيمونه به څومره ميگا واټ بجلی پيدا کوي؟ د هغه درې نيم سوه ډيمونو نه به دولس ميگا واټه بجلی پيدا کيږي، دا دې صوبې پورې خدا نه ده؟ دا د دې صوبې خلقو پورې خدا نه ده؟ نه ده پکار داسې چې، مونږ منو چې په دې وطن کښې يو Media hype create کړو د پي ټي آئي په وجه باندې، د هغوی په ميډيا باندې The one way or the other way د هغوی لږه غلبه ده خو مونږ نور د دې حکومت نه دا غوښتنه کوو چې دوي د راپاڅي هغه اهمو مسئلو ته او د سيلاب دوران کښې ډير ذمه داره ذمه داره خلق حکومتی عهدیداران د دې حکومت هغوی ته دومره فرصت نه وو چې هغوی د لار شي، هغه غم ځپلو خلقو سره د غم شريک کړي، هغوی د لار شي هغه متاثره خاندانو سره د همدردی او کړی. دا پيغام چې دے دا ښه پيغام نه دے سپيکر صاحب! زه په دې باندې نوره خبره نه کول غواړمه خو دا



ضرور وئیل غواړم چې حکومت د دې مسئلې ته ډیر زیات سنجیده شی، ډیر لوئې تاوان شویډے، پکار دا ده چې نن د حکومت د سائډ نه جواب راځی چې د هرې ضلعې اندازه هغوی ته لگیدلې وی چې په دې ضلع کېنې دومره تاوان شویډے او حکومت د هغې د پاره ایلو کیشن دومره کړیدے، پکار دا ده چې نن د حکومت د طرف نه کوم جواب راځی چې دا پته اولگی چې او په دې ضلع کېنې دومره جانی نقصان شویډے او هغوی ته دومره Compensation یا ملاؤ دے یا د ملاویدو د پاره سنجیده گام پورته شویډے۔ سپیکر صاحب! زمونږ به دا غوښتنه وی چې فوری طور باندې په ټوله صوبه کېنې د دې فلډز د پاره، د دې قدرتی آفات د پاره چې کوم سیل جوړ دے چې هغې ته دا ټاسک ملاؤ شی چې هغه تخمینه جات چې دی، هغه برابر پته اولگی او د هغې د پاره فوری طور باندې زه تاسو له مثال درکوم چې زمونږ په حکومت کېنې سیلابونه راغلل، په هغه وخت کېنې مونږ د دې صوبې ټول ډیویلیمنټ بچت چې وو، هغه مونږه فریز کړو، هغه مونږه سټاپ کړو او مونږه ټول Divert کړو هغه فنډ هغه قدرتی آفت طرف ته، دلته کېنې انسانی آفت راغے، هم زمونږه حکومت هغه قدم پورته کړو چې هغه ټول فنډ چې دے، هغه مونږه فریز کړو او هغه فنډ مونږه Divert کړو۔ دلته کېنې قدرتی آفت چې دے د بدقسمتی نه راغے، په تیر حکومت کېنې هم مونږه هغه کار کړے وو، پکار دا ده چې دا حکومت په سنجیدگی باندې نن اعلان او کړی چې اگر چې هسې خو هم دلته ډیویلیمنټ د الله فضل دے تراوسه پورې دوه کاله خو دوی پلاننگ کولو، Consultants ئے راوستل او اوس ئے پکېنې دا کار شروع کړو چې احتساب کمیشن پکېنې لا ځان له لگیا دے او انتی کرپشن پکېنې ځان له لگیا دے او ځی او بس جمعداری ئے جوړه کړیده، حکومتی بهته د خلقو نه اخلی، وائی چې ته دومره ریکوری راکړه، ته دومری ریکوری راکړه، د هغې په وجه باندې خو ټول ټینډرو له هډو څوک راځی اوس نه، نو چې نه راځی، غوره خبره دا ده چې اوس دا کوم قدرتی آفت راغله دے چې د هغې د پاره فنډ Divert شی او څومره زر تر زر پورې د هغې ادراک کیدے، د هغې ازاله کیدے مونږ به د حکومت مشکور یو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ یو وضاحت زہ کومہ، چونکہ عمران خان سرہ زہ خپلہ، چیف منسٹر صاحب او شاہ فرمان خان او عاطف خان او زمونر تقریباً پورا کیبینٹ، مشتاق غنی صاحب دا وو، بالکل دا خبرہ چچی دے نو مطلب دا دے کہ دیکھنی چا انفارمیشن وی نو ہغہ انفارمیشن مناسب نہ دے، ہیخ قسم خہ داسپی فنکشن نہ وو شامل شوی او ہغہ ہم صرف د سیلاب متاثرینو د پارہ Activity وہ۔ جی جناب سردار اورنگزیب نلو تہا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلو تہا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ نے مجھے اس اہم مسئلے کے اوپر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یقیناً آج جو آپ نے اس ایٹو کو اجاگر کرنے کے لئے یہ اس اجلاس میں سب ممبران اسمبلی کو اجازت دی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہاں پہ ان کے متاثرین سیلاب کے لئے اگر دو لفظ کہہ کر ان کے زخموں پر مرہم کی پٹی رکھ لیتے ہیں تو یہ بڑی بات ہے اور ان کے حق میں کوئی بات کر لیتے ہیں تو شاید اس میں بہتری آجائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں کوئی شک نہیں کہ قدرتی آفات اللہ کے حکم سے آتی ہیں اور اس میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے چاہنے سے یہ چیزیں نہیں ہوتیں، صرف اتنی بات ضروری ہے کہ زلزلہ یا سیلاب کے بعد صوبائی حکومت کو اور مرکزی حکومت کو اس کی منصوبہ بندی ضرور کرنی چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح میرے دوستوں نے کافی بات کر لی ہے، میں یہ چاہوں گا کہ صوبائی حکومت اس کی وضاحت کر دے کہ سیلاب زدہ علاقوں میں جن لوگوں کی اموات ہوئی ہیں، جو زخمی ہوئے ہیں، جو مکانات گرے ہیں، جو سرکاری عمارتیں وہاں پہ تباہ ہوئی ہیں، جو سڑکیں تباہ ہوئی ہیں، اس کے لئے، جو عرصہ گزرا ہے، صوبائی حکومت ذرا یہ ایوان کو بتادے کہ ہم نے اس کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ یہ میسج ان لوگوں تک پہنچنا چاہیے کہ حکومت ہمارے لئے، ہماری امداد کے لئے، ہمارے انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، یقیناً سب سے زیادہ نقصان سیلاب نے چترال میں تباہی مچائی ہے، ہم اپنے ضلع چترال کے تمام ان متاثرین کے لئے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور پورے صوبے کے اندر سیلاب کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں، میں سمجھتا ہوں 2010 کے بعد یہ دوسری دفعہ بہت بڑے سیلاب کی وجہ سے نقصانات ہوئے ہیں ہمارے صوبے میں، اس کے لئے حکومت وضاحت کرے کہ انہوں نے کیا منصوبہ بندی اس کے لئے کی ہے اور اس کی بحالی کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں گا جناب سپیکر صاحب، بد قسمتی سے میرے حلقے میں سیلاب سے بھی نقصان ہوا اور 24 اکتوبر کی رات کو دو بجے زلزلہ آیا وہاں پہ اور اس میں کچھ

جانی نقصان بھی ہوا، چار پانچ لوگ مکان گرنے سے اس میں مر گئے، کوئی پندرہ بیس لوگ زخمی بھی ہوئے، دو سو سے زیادہ مکانات گر گئے اور سڑکیں ابھی تک بند ہیں جو نہیں کھل سکیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے نوٹس میں لانا ہماری ذمہ داری ہے، بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی، آگے حکومت اس کے لئے کیا اقدامات کرتی ہے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ایشوز ہیں، ان کے اوپر ہم بالکل سیاست نہیں چکائیں گے بلکہ حکومت کے ساتھ جو ہم سے ہو سکا، ہم بھرپور تعاون بھی کریں گے اور حکومت کے نوٹس میں یہ چیزیں لائیں گے اور حکومت کو جگانے کی کوشش کریں گے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم سب کا نقصان ہے، پورے صوبے کے عوام متاثر ہوئے ہیں اور اسی صوبے کے عوام نے اس ایوان میں ہم سب کو بھیجا ہے اس لئے تاکہ ہم ان کے دکھ اور درد اور ان کی تکلیف کو یہاں پہنچا کر سکیں۔ تو سپیکر صاحب! میرا یہی مطالبہ ہے کہ حکومت ذرا یہ بتا دے کہ جب سے سیلاب سے نقصانات ہوئے ہیں یا زلزلہ سے جو تحصیل حویلیاں میں نقصانات ہوئے ہیں، اس کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ جو لوگ اس میں جن کی اموات ہوئی ہیں، ان کے لئے حکومت کیا پیکیج دینا چاہتی ہے یا دیے اور جو زخمی ہوئے ہیں، ان کے لئے کیا پیکیج دیا ہے؟ جو مکانات گرے ہیں جناب سپیکر! یہ اتنا لمبا اور Lengthy process ہے کہ جس شخص کا مکان گرا ہے یا وہ اس میں متاثر ہوا ہے تو وہ حکومت کی طرف اگر دیکھتا رہے گا کہ ایک سال کے بعد اس کو چیک ملے گا اور وہ مکان بنائے گا تو میرے خیال کے مطابق اس طرح اس کی کوئی امداد نہیں ہو سکے گی بلکہ وہ مزید پریشان ہو گا۔ کچھ چیزیں ہم اپنے لئے خود ہی پیدا کرتے ہیں، ایک دفعہ 2005 میں جس طرح عبدالستار خان نے کہا، ہزارہ ڈویژن میں زلزلہ آیا تھا اور ہم الحمد للہ پاکستانی ایک قوم بن گئے تھے، جو جس کے پاس تھا وہ لیکرز زلزلہ زدگان علاقوں میں پہنچا تھا اور جب ان لوگوں نے دیکھا کہ ان کو تو ہم نے اس طرح لینے کا طریقہ سکھا یا تھا، یہ دینے والے بن گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ جس کا مکان گرا ہے، وہ بھی پچیس ہزار لے اور جس کا نہیں گرا، وہ بھی پچیس ہزار لے، تو اس طرح انہوں نے پھر بھیک کی طرف دھکیل دیا، تو جناب سپیکر صاحب! اس دفعہ اس وقت ہمیں تیجی کی ضرورت ہے، اس صوبہ بھر کے عوام کو اکٹھا ہونا چاہیے، مقابلہ کرنا تو قدرتی آفات کا میں نہیں سمجھتا یہ بات یہ لفظ کہنا جائز نہیں لیکن ہمیں کم از کم اپنے دکھی بھائیوں کے دکھ میں شریک ہونا چاہیے اور جو جو ان کے ساتھ ہم ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں، وہ کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: سلیم علی زئی، سمیع اللہ علی زئی، سوری سوری۔

جناب سميع اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر میں بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے اس موضوع پہ بولنے کی اجازت دی۔ سر سب سے پہلے تو میں اپنے ایوان سے خاص طور پہ اور گورنمنٹ سے بھی یہ امید رکھتا ہوں سر کہ تقریباً ہر تین سال یا دو سال کے عرصے کے بعد ابھی سیلاب Start ہو گئے ہیں اور ابھی جس طرح سیلاب ہیں، ابھی تو ساون کا موسم بھی ٹھہرا ہوا ہے خاص کر کے جس طرح کہ جو ہمارا ساؤتھ کا علاقہ ہے کہ کوہ سلیمان پہ بارش وغیرہ ہوتی ہے تو جو پانی فلیش فلڈ کے اس میں آتا ہے اور ابھی بھی تقریباً انڈس کے اندر ساڑھے چھ لاکھ کیوسک گزر رہا ہے سر، تو سر میری گورنمنٹ سے ایک پرزور اپیل ہے سر اگر ایک معاملہ ہر تیسرے سال ایک چیز آ رہی ہے تو اس کے لئے جامع منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور اس کے لئے مطلب Major ایک فنڈز ہمیں دینے چاہئیں۔ اس کے علاوہ جو ہمارا انفراسٹرکچر ابھی تباہ ہو گیا ہے جی میں اپنے ساؤتھ کے بھی پتروال والے بھائی یا جتنے بھی نارٹھ کے ہمارے دوست ہیں ان کے ساتھ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم نے 2010 کا فلڈ دیکھا ہوا ہے کہ ان کی زندگی جو ہے بالکل مفوج ہو چکی ہو گی۔ اسی طرح جو ہمارے اضلاع ہیں سر تو اس میں ہزاروں ایکڑ ایسی فصلیں ہیں کہ چاول کی اگر فصل کاشت تھی، گنے کی کاشت تھی، وہ ساری کی ساری چاہے وہ انڈس ریور کا بیسن تھا اس کے اندر آ رہی ہے یا جو فلیش فلڈز ہمارے آئے ہیں تو میری ایک حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ مہربانی کر کے ان کا جلد از جلد ایک پراپر پالیسی دی جائے کہ جو لوگ اس میں فوت ہوئے ہیں جو لوگ اس میں زخمی ہوئے ہیں جو فصلات کا نقصان ہوا ہے یا جو اضلاع سب سے زیادہ ہٹ ہوئے ہیں تو میں حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ خاص طور پہ جس طرح پتروال کے بھائیوں کے ساتھ پوری ہمدردی کی جائے اور صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو عملی کام اور تیز کام کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ جس طرح ہمارے ساؤتھ کے اندر ڈیرہ اسماعیل خان یا جو لکی کے اندر فلیش فلڈز وغیرہ آئے ہیں اس کا بھی بھرپور جائزہ لیا جائے تاکہ ان کے جو واٹر چینلز وغیرہ ہیں ان کی Desalting ہو اور جو دریا کا اور اس کے ساتھ جو Tributaries ہیں ان کے جو قدرتی چینلز ہیں اس کو بھی برابر کیا جائے۔ تاکہ یہ پانی جو ہے ہم صحیح استعمال بھی کر سکیں۔ اسی طرح جو آپ کی فصلیں وغیرہ تباہ ہوئی ہیں ادھر بھی پٹواری یا تحصیلدار کو بھیج کر اس پورے کے پورے اس کے لئے ہمیں ایک مکمل Data base ہو اور اس کے ساتھ جو ہے ان کی Compensation کی جائے۔ انہی الفاظ کیساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت بہت شکر یہ، جناب سپیکر۔ آج اسمبلی میں اہم مسئلے پر ڈسکشن ہو رہی ہے، جناب سپیکر! قدرتی آفات آتی رہتی ہیں جناب سپیکر! اور میرے خیال میں ایک تسلسل ہے۔ اگر آپ پچھلے پورے دورانیے پر نظر رکھیں، پچھلے سال، اس سے پچھلے سال اور اس سے پچھلے سال بھی جو سیلاب کی تباہ کاریاں ہوئیں جن سے انسانی جانوں کو نقصان ہوا اور املاک کو نقصان پہنچا اور لوگوں کی زندگی بالکل مفلوج ہو کر رہ گئی جناب سپیکر! لیکن آج بھی اس وقت بھی سیلاب کا پانی مختلف علاقوں سے گزر رہا ہے اور نقصانات کر رہا ہے جناب سپیکر، ہمارے پورے صوبے میں، چاہے آپ چترال سے لیں، ہمارا یہ ایریا آپ نے جو دریائے سندھ کے کنارے پر ہے، چاہے ہمارا ڈیرہ اسماعیل خان جو دریائے سندھ کے کنارے پر اپنی جگہ پر لیکن اوپر جو پہاڑوں سے پانی آتا ہے اور جس کی وجہ سے آج ہمارے پورے کے پورے گاؤں تباہ ہو گئے، ہماری پوری فصل تباہ ہو گئی جناب سپیکر! اور لوگوں کا جو روزگار ہے، وہ ہماری ان فصلوں سے ہے کہ اگر وہ تباہ ہو جائیں تو شاید ان کے اناج اور اس کا بھی مسئلہ بن جائے۔ الحمد للہ ہمارا ڈی آئی خان سائڈ پہ تو اس دفعہ جانی نقصان اس میں نہیں ہوا لیکن مالی نقصان بہت زیادہ ہے جناب سپیکر! لیکن اصل مسئلہ جو ہے وہ یہ ہے کہ ہم انتظار کرتے رہتے ہیں کہ قدرتی آفات نے آنا ہے اور تباہی مچانی ہے اور ہم نے اس کو دیکھنا ہے اور بعد میں بیٹھ کر اس پہ ہم نے بحث کرنی ہے اور اس کے لئے کیا کرنا ہے، یہ تو ہم نے ضرور کرنا ہوتا ہے کہ جب سیلاب گزرتا ہے، نقصانات ہو جاتے ہیں، اس پہ تو ہم ضرور سوچتے ہیں لیکن ہم تسلسل کے ساتھ یہ دیکھ رہے ہیں اور تسلسل کے ساتھ یہ سیلاب آتے ہیں، نقصانات ہوتے ہیں اور پھر ہم اس کو بیٹھ کر رو رہے ہوتے ہیں اور پھر وہ انسانی زندگی کس طرح ہم بحال کریں، اس کے لئے ہم نے کیا کچھ کرنا ہے؟ اس پہ ہم سوچتے ہیں لیکن آج تک ہم نے اس بارے میں نہیں سوچا کہ اس سیلاب سے بچا کیسے جاسکتا ہے؟ اس کی تباہ کاریوں سے کیسے بچا جاسکتا ہے اور صرف نقصان عام لوگوں کا نہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ حکومت کا جو بنایا ہوا سٹرکچر ہوتا ہے، وہ بھی تباہ ہو کر رہ جاتا ہے لیکن ہم نے آج تک یہ نہیں سوچا کہ جو سیلاب آتے ہیں، اس سے بچا کیسے جاسکتا ہے؟ اور اس کو اپنے لوگوں کے فائدے کے لئے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے جناب سپیکر! تو یہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کے لئے مستقل آپ کو یہ سوچنا پڑے گا اور اس کی پہلے سے کوئی آپ کو ایک منصوبہ بندی کرنا پڑے گی جناب سپیکر! کہ ان علاقوں میں ایسا ہم کیا کر سکتے ہیں کہ ان سیلاب سے ہم لوگوں کو فائدہ دے سکیں بجائے یہ کہ وہ نقصانات ہوں، سڑکیں ٹوٹی ہیں، علاقے منقطع ہو جاتے ہیں اور علاقے مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں، آج

بھی ہسپتال کے علاقوں میں لوگ مفلوج ہو کر رہ گئے اور پھر ان نقصانات کا ہم ازالہ کیسے کر سکتے ہیں ایمر جنسی بنیادوں پر؟ حکومت پارلیمنٹ کو یہ بتائے کہ کس طریقہ سے زندگی دوبارہ بحال ہو سکتی ہے اور یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ ہم آگے کیا کر سکتے ہیں کہ آئندہ کے لئے ہم ان چیزوں سے بچ سکیں جناب سپیکر، تو ایک تو حکومت کو اس وقت فوری طور جو نقصانات ہوئے اس کا ازالہ وہ کیسے کر سکتے ہیں؟ حکومت ہمیں، پارلیمنٹ کو یہ بتائے، کس طریقے سے وہ زندگی دوبارہ بحال ہو سکتی ہے اور آئندہ کے لئے ہم کیلا لائحہ عمل ایسا اختیار کر سکتے ہیں کہ جس کے لئے حکومت اس پہ کام کرے اور ہم اس کے نقصانات سے بچ سکیں جناب سپیکر! تو یہ جواب بظاہر ہم بیان کر رہے ہیں لیکن اگر آپ اس کو ذاتی طور پر جب آپ اس کو دیکھتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ وہ تکالیف جو لوگوں کی ہیں اور جو اس وقت ان تکالیف سے گزر رہے ہیں، وہ لوگ جناب سپیکر! وہ بیان کرنے کی نہیں ہیں جناب سپیکر، لہذا حکومت کو فوری طور پر ایمر جنسی بنیادوں پر اس پر کام کرنا چاہیے جن علاقوں کو نقصان پہنچا ہے اور ان کو ریلیف دینا چاہیے، جو آبیانے ہیں، اس میں ان کو اور جو ان کے ٹیکسز ہیں، اس میں ریلیف ملنا چاہیے ان لوگوں کو تاکہ وہ اپنے نقصانات تو اپنی جگہ پر، کم از کم اس حوالے سے اگر ان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو وہ حکومت کو دینا چاہیے اور اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ بھرپور انداز میں سوچنا چاہیے کہ ہم اس میں ایسا کیلا لائحہ عمل اختیار کر سکتے ہیں کہ جو ہم ان نقصانات سے بچ سکیں جناب سپیکر۔ روزانہ کی بنیاد پر ہم سال بدلتے رہتے ہیں لیکن حالات نہیں بدلتے، سال بدلتے رہتے ہیں، حالات اسی طرح رہتے ہیں، اسی طرح نقصانات ہوتے ہیں جناب سپیکر! اور ہم اس حوالے سے اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ بس آئے گا ٹائم اور پھر جو ہے، مومن سون کا ٹائم آئے گا اور پھر تباہ کاری ہوگی اور پھر ہم بھیک کے لئے ہاتھ پھیلائیں گے اور باہر کی دنیا اور یہ جو ہمارے ریلیف فنڈز اور جو این جی اوز ہیں، اس کے لئے ہمیں پھر بھیک مانگنی پڑتی ہے کہ آئیں اور ہماری مدد کریں لیکن حکومت اس حوالے سے کچھ نہیں کر پاتی، لہذا ہماری یہ استدعا ہے کہ اس حوالے سے سوچنا ہے۔ یہ ہمارا صوبہ ہے ہم مستقل بنیادوں پر سوچیں اور اس کے لئے کام کریں اور ایمر جنسی بنیاد پر بھی ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا کہ کبھی جب وہ موقع آتا ہے تو پھر اگر ہم سیلاب والی تباہ کاری ہو تو ایمر جنسی بنیاد پر بھی ہم ہاتھ دھرے کے دھرے بیٹھے ہوتے ہیں اور ہم کچھ نہیں کر پارہے ہوتے اور پھر اس کے بعد ہمیں بھیک مانگنی پڑتی ہے اور ہم پھر لوگوں سے استدعا کرتے ہیں کہ آئیں اور اس میں ہمارے ساتھ مدد کریں۔ اس ساری صورت حال کو دیکھنا ہو گا اور مستقل طور پر ہمیں اس کو سوچنا ہو گا کہ ہم اس کے لئے کیا ایسا بند باندھ سکتے ہیں کہ آئندہ کے لئے ہم ان

نقصانات سے ان لوگوں کو اور قوم کو اور اس صوبے کو اس مشکل صورتحال سے بچایا جا سکتا ہے جناب سپیکر۔ بہت بہت، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ڈیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ نن پہ دے سیشن کبھی چھی کوم اہم بحث شروع دے جناب سپیکر صاحب، بعضی خبری بعضی د قدرت د طرف نہ وی خود حکومت وقت دا ذمہ داری جو پیری چھی کوم خانی کبھی داسی قدرتی آفات، سیلاب راشی، زلزلہ راشی د حکومت مشینری د حکومت اداری، جناب سپیکر! زہ صرف مختصر یو دوہ درې خلور خبری کوم، نن پہ دے صوبہ کبھی کہ مونہہ پی ڈی ایم اے واخلو، دا داسی یو ادارہ دہ چھی زما پہ خیال د ہغی افسران کرورونو روپی تنخواگانی اخلی، لکھونو روپی تنخواگانی اخلی، زما پہ خیال چھی پہ دے توله صوبہ کبھی پی ڈی ایم اے سرہ چھی خومرہ گا دی استعمالیری او سیلاب پہ ہغہ ڈ سترکت کبھی راخی، پہ ہغہ خانی کبھی راخی چھی د ہغوی دفترې جناب سپیکر صاحب! پہ پینور کبھی دی نو زما خو گورنمنٹ تہ دا یوریکویسٹ دے چھی کم از کم د پینور نہ دا پی ڈی ایم اے آفسز چھی کوم دی، ہغہ ڈ سترکت ہغہ ڈ ویژن ہیڈ کوارٹرز تہ شفٹ شی او دا ہم نہ چھی یو معمولی غونڈی دفتر وی او یو افسر پکبھی ناست وی، پکار دہ چھی یو Full fledged offices هر ڈ ویژنل ہیڈ کوارٹرز تہ لار شی جناب سپیکر صاحب، خکہ چھی لکھونو روپو تنخواگانی اخلی، لکھونو روپو مرعات اخلی او دا کار ہم د دے ڈ پیارٹمنٹ دے جناب سپیکر صاحب، نن کہ مونہہ د چترال مثال تولو ایم پی ایز مخی تہ کیردو، فصلونہ تباہ شو، انفراسٹرکچر تباہ شو، روڈونہ تباہ شو، سکولونہ تباہ شو او دوی لس لکھہ روپو چیک اولیری د Food او Non food items د پارہ، چا سرہ چھی د ہیلی کاپٹر Facility وی نو ہغہ تلے شی، زما غونڈی خلق، عام خلق چھی روڈ بند شی جناب سپیکر صاحب، لس لس روخی، پینجلس پینجلس روخی اوس چترال تہ زمونہہ ہم زہ غوبنتل خکہ چھی زمونہہ دوارہ ایم پی ایز صاحبان پہ چترال کبھی گیر دی، د دوارو تعلق د پاکستان پیپلز پارٹی سرہ دے او ما، د دیر پورې لارو شپہ مو پکبھی او کرہ خود دیر نہ مخکبھی بیا مونہہ نشو تلے جناب سپیکر صاحب، نو کم از کم زما دا یو

ريڪويسٽ ڏيڻ جي داسي Facilities provide ڪري ڇڏي هغه ڄاڻي ته رسائي پڪار ده جناب سپيڪر صاحب، نن چترال غوندي ڄاڻي ڪنهي زما په خيال اربونو روپو نقصان اوشو، اولهه پي ڏي ايم اے جي ڪوم Step اخسته ڏي، زما په خيال ڇي صوبائي گورنمنٽ دس لاکه روپو چيڪ هلته ليگله وو، بيا وروستو اعلانات ڪول، وروستو دغه ڪول زما په خيال دهغي نه خه فائده نه جوڙيري، نو زما صرف دا يور ريكويسٽ ڏي ڇي ڪم از ڪم هر ڏو ڏيٺل هيڊ ڪوارٽر ڪنهي پي ڏي ايم اے آفس او بيا دويمه خبره زمونڙو يو بل سره ڪوآرڊينشن نشته جناب سپيڪر صاحب، ايريگيشن ڊيپارٽمنٽ ته ڪه مونڙه اوگورو، هر ڪال په هر اے ڏي پي ڪنهي ڪروڙون روپو فلڊ پروٽڪشن ورڪس د پارہ اينودلڙي ڪيري نو زما په خيال هغه د ڏي ايريگيشن ڊيپارٽمنٽ هم ڪمزوري ده ڇي هغه په ڏي ٽولو ايم پي ايز ڪنهي پچاس پچاس لاکه، ساٽه ساٽه لاکه روپي تقسيم ڪري او ڇي ڪوم اصلي ڄاڻي ڏي، ڇي ڪوم اصلي دغه ڏي نو زما په خيال هغه ڄاڻي زمونڙو نه پاٽي شي، پڪار دي ڇي ايريگيشن ڊيپارٽمنٽ، پي ڏي ايم اے صوبائي گورنمنٽ دوي يو بل سره ڪوآرڊينشن ڪوي او هره اے ڏي پي ڪنهي زمونڙه دا دغه راخي ڇي په Need basis باندې ڪيري خو زما په خيال په Need basis باندې ايريگيشن ڊيپارٽمنٽ لڙ Protection هم جناب سپيڪر صاحب! نه ڪوي۔ نن ڪه مونڙه په ڏي ٽوله صوبه ڪنهي اوگورو، هر ڪال ڇي سيلاب راخي نو دا يو خو ڊسٽرڪٽس Affect ڪيري، پڪار دي ڇي هر ڪال مونڙه هم هغه مخصوص ڄايونه دي، پڪار ده ڇي دهغي بندوبست مونڙه جناب سپيڪر صاحب! اوگرو۔ اوس زما ضرورت نشته نو ما له ولي هغه پيسي ملاوڙيري؟ د بل ايم پي اے ضرورت نشته ولي هغه ته پيسي ملاوڙيري؟ پڪار ده ڇي ايريگيشن ڊيپارٽمنٽ پي ڏي ايم اے ڇي ڪومه اداره ده، هغه ڄاڻي ڪنهي مونڙه ڪار اوگرو ڇي ڪوم ڄاڻي نه نقصانات جناب سپيڪر صاحب! ڇي ڪوم ڄاڻي ڪنهي نقصانات زيات ڪيري۔ نن چترال ته اوگوره جي، زما په خيال بابڪ صاحب د پرائم منسٽر صاحب شڪريه ادا ڪره، ديڪنهي حقيقت ڏي ڇي پچاس ڪروڙ روپو هغه اعلان اوگرو او زما په خيال د صوبائي گورنمنٽ هغه دغه خونہ ڪري شو ڇي ڪوم صوبائي گورنمنٽ له پڪار وو، نو زما صرف صوبائي گورنمنٽ ته دا ريكويسٽ ڏي ڇي د اربونو روپو نقصان اوشو،



سرکونه تباہ شو، سکولونه تباہ شو، ریسټ ہاؤسز تباہ شو او کم از کم تیس پینتیس داسی خلق پکبني وفات شو چي هغوی له Compensation مونږ ورکړو انفراسټرکچر د پاره، دا هم یو نه ده چي یو Nominal مونږ دغه کيږدو چي یره چترال د پاره دس کروړ روپي، نقصان د پنځوسو ارب روپو شوی وی او مونږ ورله لس کروړ روپي کيږدو، نو دا خو هسې هغه Eye wash دے، کم از کم چي د هغه ځانې انتظامیه، پی ډی ایم اے، ایریکیشن ډیپارټمنټ، صوبائی گورنمنټ دا ټول دغه Tally کړی او چي د دوئ څومره نقصان شوی وی چي کم از کم د هغې نقصان ازاله جناب سپیکر صاحب! اوکړو۔ نو زما دا گورنمنټ ته ریکویسټ دے چي کم از کم څنگه چي مولانا صاحب خبره اوکړه، هر کال سیلاب راځی، هر کال هم دا قدرتی آفت راځی او مونږه چي کله سیلاب راشی، چي کله هر څه تباہ کړی نو مونږه به بیا وروستو سوچ کوؤ، نو کم از کم د سیلاب د راتگ نه مخکبني پکار ده چي مونږه یو هغې د پاره څه داسې Provision کيږدو، داسې یو دغه کيږدو چي کم از کم مونږ ته پته لگی چي یره دا داسټرکتس دی، دا دا ځایونه دی او دلته نقصان کیدے شی نو چي هغه پیسې هغه Flood protection works د پاره پی ډی ایم اے ډیپارټمنټ دا ټول هم هغه ډسټرکتس د پاره جناب سپیکر صاحب! بندوبست اوکړو۔ نو زما په اخر کبني هم دا ریکویسټ دے چي چترال کبني ډیره لویه تباہی شوې ده، سرکونه، سکولونه، ریسټ ہاؤسز، کالجونه ټول تباہ شوی دی، چي کم از کم د هغوی Compensation د پاره گورنمنټ څه اعلان اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب ارشد عمرزئی۔

جناب ارشد علی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! څنگه چي په دې اهم موضوع باندې نن بحث کيږی، سیلاب په ټوله صوبه کبني دے، په ټول ملک کبني دے خو څنگه چي زمونږه صوبه کبني څومره نقصانات اوشو او څومره فصلونه، څومره روډونه، څومره خلق شهیدان شول نو دا نن چي دے هم دغه موضوع باندې دا غونډه اسمبلنټ ولاړه ده او په دې بحث کيږی۔ که څنگه زمونږه ضلع چارسده مونږه یاده کړو، مونږه اوسه پورې د 2010 د هغه سیلاب نه لا نه یو خلاص شوی کوم چي زمونږه روډونه، کوم چي زمونږه

فصلونه، کوم چې زمونږه جاني نقصان شوه دے، کوم چې زمونږه بي ايچ يوز هغه چې دی لا اوسه پورې نه دی سم شوی او دلته راباندې بل سيلاب راغے، آيا څنگه چې زمونږ دې ممبرانو صاحبانو خبرې او کړې چې د دې د پاره يو مستقل حل پکار دے چې د دې مستقل حل به څه وي، زمونږه سيندونه که زمونږه په ضلع چارسده کېنې تاسو او گورنې نو درې دريا دی خو د هغې د صفائې هيڅ څه دغه نشته چې د هغې صفائې اوشی، پيسه خوا ايریگيشن ډيپارټمنټ سره ډيره زياته ده او لگي هم ډيره زياته خو په هغه ځايونو نه لگي چې کوم ځائې کېنې ضرورت دے، چې کوم ځائې کېنې چې دے سيلاب چې راشی او هغه نقصانات چې کوي چې کلو ته څيزی او کورونه او کلی ئے يوړل، نو زمونږه په ديکېنې مخکېنې هم سي ايم صاحب سره ناست وو، د دې نه مخکېنې هم يو کال، هغه بل کال هم چې دے سيلاب راغله وو او سي ايم صاحب سره، منسټر صاحب سره هم په دې باندې مونږه بحث کړے وو، ما ورسره څو وفدونه کېنولې وو او په دې بنياد مې کېنولې وو چې دا سيلاب څو ځله راغے په دې علاقه باندې څو ځله چې فصلونه ئے تباہ کړل، کورونه ئے تباہ کړل، لهدا د دې د پاره يو مستقل حل پکار دے، د دې د پاره مونږه له چې څه Protection wall پکار دی خو اوسه پورې په هغې څه عمل نه دے شوه، لهدا مونږه دا وايو کوم جاني نقصان چې شوه دے، د هغې د پاره هم چې دے گورنمنټ ته مونږه دا درخواست کوؤ چې د هغې څه دغه او کړي۔ بيا په Emergency basis باندې زمونږه ضلع سره څو هيڅ داسې دغه نشته، تقريباً 152 کورونه چې دی زمونږه په ضلع چارسده اوس او بو يوړل، 152 کورونه چې مونږه د هغې ځائې مشرانو سره، حکومت سره، ډی سي صاحب سره کېنولونو هغوی مونږه ته وائی چې مونږه سره څه دی داسې په Emergency basis باندې چې مونږه تاسو له درکړو؟ يا هغه خلق سکولونو ته شفټ شی يا هسپتالونو ته شفټ شی، د هغوی کېدې، د هغوی هغه بچي، هغوی به چې دی خوري څه، څېنکي به څه؟ د هغې د پاره د Emergency basis د پاره خو لازم داسې څه څيز پکار دے چې هغوی ته مونږه ورکړو ولې چې مونږه د قوم ايم پي ايزيو، زمونږه نه ډيمانډونه کېږي، يو ماشومه ئے وړئ وه، زمونږه په چارسده کېنې او هغې کېنې تر دی آئی خان پورې مونږه تلی وو، مونږه رسيدلی وو، چې

زما حلقه کبني وه، زما او د سلطان خان حلقه کبني وه خو هغه ماشومه مونږه په خپل، اپنی مدد آپ، مونږه منډه وهلي ده، چې خومره اخراجات شوی دی، چې خومره کشتی مونږه راوستې دی، چې خومره گاډی ورپسې مونږه گرځولی دی، مونږه سره گورنمنټ هیڅ په هغې کبني څه داسې دغه نه دے کړے چې آیا د دې د پاره څه بندوبست څه Emergency basis باندې څه مونږ له راکړی او هغه اوکړی۔ بیا هغې سره سره چې دے یو بل هم شهید شوی دے، یو بل هم چې دے سیلاب کبني چې دے خپله کډه چې ده، هغه ئے د یو اړخ نه بل اړخ ته اړوله او په سیلاب کبني دننه مار او خوړو، هغه دوی په ریکارډ نه دے راوستے۔ نو آیا دا غریب خلق دا کوم چې د چا کورونه وړان دی، دا غریب خلق دا د چا چې فصلونه تباہ شوی دی، زموږه د ضلع چارسدې زیات تر آمدن خو ټول په دې زمینداره باندې دے، غریب خلق دے، د ټولو دې نظر دے، د ټولو دې ته کاته وی، که هغه زموږه هلته د گنی فصل دے، که هغه هلته د غنم فصل دے، که هغه هلته زموږه د جوار فصل دے، که هغه هلته زموږه شولا ده، هغه داسې د آمدن ذریعه زموږه چې دا زموږ د دې ټولو زمیندارو دې ته نظر وی چې زموږه فصل به راځی د خپلو بچو او د خپل کلی او د خپلې علاقې، په هغې باندې چې هغه پائی او هغه فصلونه د خلقو ختم شو، هغه لارل، جائیدادونه ئے یورل، هغه فصلونه، هغه کورونه ئے یورل، اوس د دې د پاره داسې طریقې سره، زموږ به گورنمنټ ته جناب سپیکر! دا خواست وی چې اوس هغه خلقو د پاره یو Emergency basis باندې څه پکار دی او بل هغه زمیندارو د پاره داسې یو ریلیف که د هغوی آبیانه تاسو معاف کولے شی، په هغې کبني څه دغه پکار دے۔ بیا که د دغه فصلونو نقصانات چې کوم شوی دی، که د هغې په دغه باندې څه ورکولے شی او کوم جانی نقصانات چې شوی دی چې د هغوی د پاره څه داسې دغه اوکړی او د چا چې دا کوم کورونه وړان شوی دی او بې کوره دی دې وخت کبني، دا هغه غریب خلق دے چې د هغوی دې وخت کبني د سر چهت هم نشته او په سکولونو او په بی ایچ یوز کبني، په هسپتالونو کبني ناست دی یا خپلو خپلوانو کره ناست دی، زموږ به گورنمنټ ته دا خواست وی چې هغوی د پاره هم څه نه څه دغه اوکړی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! کل میں نے یہی ریکویسٹ کی تھی کہ سیلاب پر جب بحث ہو تو چیف منسٹر بھی یہاں پر اسمبلی میں ہونا چاہیے لیکن سر، آپ نے آج منسٹر عنایت اللہ خان کو یہ دیا ہے کہ آپ یہ چیزیں نوٹ کریں۔ کل سر، میں جب اپنے حلقے سے آ رہا تھا کیونکہ وہاں پر جتنے دن بھی بارشیں ہوئی ہیں، وہاں پر میں ذاتی طور پر موجود رہا اور یقیناً سر، ایم پی ایز جتنے بھی ہونگے، ان کو بھی چاہیے کہ ایسی حالت میں اپنے حلقے میں ہونا چاہیے کیونکہ وہاں پر میں نے اپنے حالات اور ان گھروں کو، ان غریب لوگوں کے گھروں کو جو میں نے دیکھا جو پانی میں بالکل ڈوب گئے ہیں سر، کیونکہ ہمارا علاقہ ریتی ہے اور سارے گھرا ب ریت سے بھرے ہوئے ہیں، یہاں پر میرے دوستوں نے گورنمنٹ کے خلاف کافی کمپلینٹس کی ہیں لیکن میں یہاں پر سر، کم از کم اپنی تقریر میں یہ نہیں کہوں گا کہ یار میرے ساتھ گورنمنٹ نے کیا کیا؟ یقیناً میں یہاں پر گورنمنٹ کے اس کام کو Appreciate کرتا ہوں سر، کیونکہ میرے حلقے میں جو نقصان ہوا ہے، گورنمنٹ نے فوراً وہاں پر ریلیف ٹینٹس جو تھے، فنڈز جو تھے، وہ وہاں پر انہوں نے بھیجے ہیں اور لوگوں کو ریلیف مل گیا ہے اور خاص کر میں یہاں پر پی ڈی ایم اے کا بہت ہی شکر گزار ہوں کہ آج ہی میرے حلقے میں میرا بھائی، پی ڈی ایم اے کی ٹیم وہاں پر گئی ہے اور وہاں پر سارے حلقے کا انہوں نے دورہ کیا ہوا ہے اور وہاں پر جو نقصانات ہوئے ہیں، انہوں نے ساری چیزیں وہاں پر نوٹ کی ہیں، میں یہاں پر آن دی فلور پی ڈی ایم اے کے جتنے بھی کو لیگز ہیں، سٹاف ہے، ان کو میں یہاں پر آن دی فلور میں Appreciate کرتا ہوں سر! کہ انہوں نے وہاں پر کئی ایک بہت دور دراز علاقہ ہے، وہاں پر جا کر وہ لوگوں کے گاؤں گاؤں پر گئے ہیں سر، لیکن سر! میں یہاں پر جناب عنایت اللہ خان سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ چیزیں ذرا اپنی اس میں نوٹ کریں کہ یہ جو لوگ بے گھر ہو گئے ہیں اور وہاں پر اپنے گھر میں وہ رہ نہیں سکتے سر، اور اس گرمی کی حالت میں وہ اس ٹینٹ میں کیسے رہیں گے؟ سر، آپ خود اندازہ لگالیں کہ لوگ ٹینٹوں میں کیسے رہیں گے؟ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کے لئے جلدی سے جلدی جو پی ڈی ایم اے نے اب ایک پروفارماج جمع کیا ہوا ہے، ایٹھو کیا ہوا ہے کہ یار یہ پروفارماس کو Fill کریں تاکہ ہم لوگوں کو جلدی سے جلدی ریلیف دیں، میری عنایت اللہ خان سے یہی ریکویسٹ ہوگی کہ کم از کم اس پر ذرا جلدی کام کریں تاکہ وہاں کے جو پٹواری ہیں یا جتنا بھی سٹاف ہے تاکہ وہ اپنے حلقے میں جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں، وہ جلد سے جلد وہ پروفارما پر کر لیں اور پی ڈی ایم اے کے پاس چلے جائیں۔ دوسرا جو میرا اپنا

حلقہ ہے، اس میں جو نقصانات ہوئے ہیں، ان میں ایک روڈ ہے جو شہباز خیل ڈی آئی خان روڈ اس کو کہتے ہیں سر، اس پر تقریباً چار یونین کونسلز ہیں اور پھر یہ ڈی آئی خان کے ساتھ، ڈی آئی خان روڈ کے ساتھ ملتا ہے سر، اور بالکل موجودہ فلڈ کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے۔ میری گورنمنٹ سے، خاص کر سی این ڈبلیو کے منسٹر سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم وہاں پر جو عملہ ہے، سٹاف ہے، سی این ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کام کا فوراً Estimate لگا کر اس پر فوری کام شروع کیا جائے تاکہ لوگوں کا آمد رفت بھی شروع ہو جائے اور یقیناً یہاں پر آج بھی مجھے یہ گلہ ہے اور شکوہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں جو Relief food items اور کیش میں جو انہوں نے بھیجے ہیں، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لوگ چترال کی بات کرتے ہیں، چترال کا مجھے علم نہیں ہے کہ چترال میں اس نے کتنی تباہی مچائی ہے، میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں جو کہ میں وہاں پر گواہ ہوں، موجود ہوں، جو تباہی وہاں پر ہوئی ہے اور دوسرا گلہ جو اس طرف وہ حضرات بیٹھے ہیں، میڈیا والے، انہوں نے کم از کم، میرے اپنے حلقے کی حد تک ان کو بتا رہا ہوں کہ کہاں پر آپ لوگوں نے، میڈیا میں یا الیکٹرانک میڈیا میں کم از کم آپ نے حلقوں کی جو تباہی ہوئی ہے، کبھی اس میڈیا نے اس پر کام کیا ہوا ہے؟ پنجاب میں یا کراچی یا سندھ میں جہاں بھی کوئی تکلیف ہوتی ہے، میڈیا والے اتنے زور چڑھا کر پیش کرتے ہیں، میرا میڈیا والوں سے یہ بھی گلہ ہے کہ کم از کم آپ یہاں پر ہمارے ساتھ ایئر کنڈیشن میں بیٹھے ہیں، کم از کم تکلیف کے وقت سیلاب کے وقت، فلڈ کے وقت آپ کو بھی جانا چاہیے، ان حلقوں میں جائیں اور وہاں پر اپنی رپورٹ مرتب کریں کہ وہاں پر کیا کس قسم کی تباہی ہوئی ہے سر، میں جناب سپیکر! آپ کا مزید وقت لینا نہیں چاہتا لیکن ایک پھر میں، جناب! سارے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، عنایت اللہ خان سے یہ گزارش ہے کہ جو میں نے گھروں کا Compensation ہے اور روڈز ہیں میرے حلقے کے، ان کو فوراً اور جلدی اگر ریلیف مل جائے تو میں آن دی فلور اس گورنمنٹ کی، پی ٹی آئی کی، لوگ تو آپ کی تعریف نہیں کرتے لیکن میں آپ کی فلور پر تعریف کرونگا کہ واقعی آپ لوگوں نے یہ کار خیر میں بڑا اچھا کام کیا ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ د تولو نہ مخکبہنی خو جناب سپیکر صاحب! د هغه متاثرینو سره چې د هغوی ډیر نقصانونه شوی دی، کوم وفات شوی دی، د هغوی تولو سره د همدردی اظهار کوؤ۔ د هغې نه وروستو جی داسې آفت چې راشی نو هغې له حکومت یقیناً مخکبہنی نه خپل یو پلان تیاروی،

هغه 'تهري آرز' ورته وائي، Relief, Recovery and Rehabilitation، زما به منسٽر صاحب ته ريكوسٽ وي چي هغوي دې سلسله ڪبني ڄومره پوري اقدامات اخستي دي تر اوسه پوري او ڪوم يو داسي منصوبه تياره ڪري ده ڇڪه چي ڊير زيات نقصان شوعه ده، په اربونو روپي او يقيناً چي دا زما مشرانو خبره او ڪره د لس ڪروڙو، د دوه اربو او د لس اربو روپو خبره نه ده، د اربونو روپو خبره ده۔ جناب والا! دلته محڪمي شته، Relief and Rehabilitation, PDMA، او زه هغه ادارو ته د هغوي ستائنه ڪومه چي نن، او د حيرانگي اظهار هم ڪومه جناب سپيڪر! چي نن خو صرف فوج لگيا ده په چترال ڪبني او په نورو علاقو، ڪه هغه لڪي ده او ڪه هغه ڏي آئي خان ده، ڪه ايبٽ آباد ده، ڪه هغه نوشهره ده، ڪه پشاور چارسده دي خود محڪمو ڇه ڪار ده، دوي به ڇه ڪوي، Why they are sleeping? زمونڙ سره پيلڪ هيلٿه انجنيئرنگ شته، زمونڙه ايريڪيشن ڊيپارٽمنٽ شته، زمونڙ سره سي اين ڊ بليو شته جناب سپيڪر صاحب، ڊيره د افسوس خبره دا ده چي ڪوم انفارميشن دي نونن ڊائريڪٽر ريليف آف پي ڊي ايم اے، سپيڪر صاحب! ستا سوتوجه غوارم، عنایت اللہ صاحب، Director Relief of PDMA, he is on leave for the last four months, now the post is vacant for the last four months. تاسو به د هغي وضاحت او ڪري، دا ما اوريدلي دي چي ڊپٽي ڊائريڪٽر صاحب د دوه مياشتو نه هغه پوست خالي ده، دغه شان۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: سوري، تاسو به بيا دا خبره وضاحت سره او ڪري۔

جناب جعفر شاه: ڊائريڪٽر ريليف وائي څلور مياشتو نه پوست خالي ده، وائي په هغي باندې ريكروٽمنٽ نه ده شوعه، په هغي پوستنگ د چانه ده شوعه، د دې به وضاحت غوارو د منسٽر صاحب نه سره سره دا چي ڊپٽي ڊائريڪٽر پوست خالي ده د دوه مياشتو نه، د هغي به د دوي نه وضاحت غوارو ڇڪه چي دا ڊيري Important محڪمي دي، ڊائريڪٽر ايڇ آر او ڊي جي هغوي وائي چي په ٽريننگ ڪبني دي او ٽريننگ هم په پيڻور ڪبني ڪيري، چي سحر د اته نهه بجو نه د يوې بجي پوري هغوي په آفس ڪبني نشته نو يقيناً دا به پيڻيري چي ڪوم پيڻه او ڪومي ڪوتاهياني ڪيري، دې نه علاوه دا ڪومي ضلعي چي متاثره شوې دي

زما به حکومت ته دا ریکویسټ وی چې فوری طور دې دا آفت زده قرار شی او هلته دې په ایمرجنسی بنیاد باندې لکه څنگه چې زما ورور خبره اوکره، محمدعلی شاه باچا، چې دا دفترې د هغې Focal persons په دې هره ضلع کښې مقرر شی او هلته ورته دفترې پرانستې شی چې د هغه خلقو ته دې ریلیف چې څومره د هغه ورکوی- سپیکر صاحب! بله د تشویس خبره دا ده چې بیشکه این جی اوز، هره این جی او کښې به داسې خلق وی چې په هغوی باندې به شکونه وی او سیکورټی په Reasons باندې به هغوی ته این او سی نه ورکوی خو د هغې دا مطلب نه دے چې هغې ته دې این او سی نه ورکوی، په هغې دې پابندی اولگوی ځکه چې هغوی غواړی چې مونږ سره دې مونږ ته ریلیف فراهم کړی مونږ سره په Rehabilitation او په Recovery کښې هغه مونږه سپورټ کړی، نو زما به دا ریکویسټ وی منسټر صاحب ته چې په دې ایشو باندې ډیر سیریس، سنجیدگي سره غور او کړی او هغه این جی اوز چې هغه Humanitarian basis باندې کار کول غواړی، هغوی ته دې هلته د Access اجازت ورکړه شی- سپیکر صاحب! یقیناً د دې د پاره چې کله داسې واقعات اوشی نو مونږ بیا لگیا یو په اسمبلو کښې او په میډیا کښې، خود دې دا ده چې Prevention is the best miser او د هغې د پاره زما خیال دے چې حکومت ورله بندوبست کړه دے، لکه څنگه بابک صاحب او وئیل، درې نیم سوه ډیمونه جوړ شی نو زما خیال دے بیا به سیلاب ختم وی، یو ارب بوتی چې اولگی نو بیا به هم ختم شی، نو زما به دا ریکویسټ وی چې په دې ډیمونو او په دې بوتو باندې لږه تعدی او کړی چې د سیلابی صورتحال نه مونږه خلاص شو- سپیکر صاحب! مونږه، وائی د مار خوړلی د پری نه یره کیری، هغه تیر انفراسټریکچر چې وړه دے په 2010ء کښې، د هغې روډونه زما په حلقه کښې خو کم از کم د کالام روډ دا دوه نیم کاله دوئ، زه چغې اوباسم هغه خو جوړ نه شو، پلونه زمونږه جوړ نه شو، ورلډ بینک چې مونږ ته جی د سمیډا په Through باندې د Rehabilitation او د Recovery د پاره پیسې را کوی، هغه متاثرینو ته په هغې باندې حکومت پابندی لگولې ده، د تیر یو کال نه هغوی هغه چیکونه نه ورکوی د پچیس لاکه روپو د پاره هغوی بزس د پاره هغوی چې دا بزسونه خراب شوی وو نو دا کوم اوس راباندې نور

سیلاب راغے نو د دے سرہ خو زمونر ہدو توقع نشته چہ حکومت بہ خہ او کړی۔  
 جناب سپیکر صاحب! ممبران ماشاء اللہ ډیر شے دی د حکومتی پارٹی سرہ نو  
 زما بہ دا یو تجویز وی چہ د دے Relief, rehabilitation او آئی ډی پیز د پارہ د  
 یو منسټر صاحب او نیسی چہ هغه نه کم از کم مونر خو ترې تیوس کولے شو او په  
 داسې حالات کبې بیا هغه زمونر فوکل پرسن وی او هغه د دے خبرې د پارہ  
 Responsible وی، نو یو خو به هغه ته جاب ملاؤ شی او بل به دا وی چہ دهغې  
 خلقو به هم کار کیری۔ سپیکر صاحب! دا کومې علاقې چہ متاثره دی، هغې  
 کبې د ضلعو نومونه مو واخستل ټول، د هغې ټولو سره مونر همدردی کوؤ او  
 حکومت نه دا مطالبه کوؤ په دے فلور باندې چہ فوری طور دے هغه آفت زده  
 شی او د آفت زده سره سره چہ کوم د بینکونو قرضې دی، هغه دے ورته معاف  
 کړلې شی، آبیانې دے ورته معاف کړلې شی، هغوی ته دے ریلیف فراهم کړے  
 شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان یو دوه خبرې کول غواړی، وائیدنگ اپ سپیچ به چہ  
 دے نو عنایت خان کوی۔ شاه فرمان خان!

(شور)

جناب سپیکر: خیر دے یو دوه ایشوز داسې دی چہ هغې باندې به دے  
 Explanation، ټولو له موقع ورکوؤ، وائیدآپ سپیچ خو به عنایت خان کوی،  
 پورا پورا ټائیم ورکوؤ ټولو له۔

(شور)

جناب سپیکر: خدائې مو او بخښنه، ټولو له موقع ورکوم، لږه حوصله او کړئ، حوصله  
 او کړئ، حوصله او کړئ۔

جناب بخت بیدار خان: جناب سپیکر، بیا به دوی ختم کړی او مونر به هم داسې پاتې  
 شو۔

جناب سپیکر: تاسو باندې او شو خه، چل خه او شو، موقع درکوم درله کنه۔

(شور)

جناب سپیکر: ته گزاره او کړه، خدائے به خیر کړی، موقع درکوؤ درته، وایا۔



جناب شاہ فرمان خان: بحث خوارا ائنا ااب كىبىرى نهـ شكرىه جناب سىكبرـ اس سه، به مىرى آخرى سىچ نهى هه، بحث كه او ٱرىه آخرى سىچ نهى ههـ

جناب سىكبر: به آخرى سىچ نهى هه، مى ان كو اىك مقرر كه طور ٱرىه موقع دهه رها هون، واننډا ٱ سىچ عنائت خان كرى گهـ

جناب شاہ فرمان خان: واننډا ٱ سىچ عنائت اللہ خان كرى گه، اس كه بعد آٱ كى سىچ---  
جناب سىكبر: اىك منٹ، دىكهى آٱ تھوڑا حوصله ركهى، به مهربانى كرى آٱ مىرى طرف، ٱلىز مىں ادھر هون، ٱلىز آٱ ادھر مىرے ساآه كرى، به واننډا ٱ سىچ نهى هه، به فائل سىچ نهى هه، به صرف اس نه اپنا نقطه نظر، جو اٱنه خىالات هى، اس ٱر كرے گا، فائل سىچ عنائت خان كرى گه، اس كه بعد مىں آٱ كو موقع دهه رها هونـ جى جىـ

جناب شاہ فرمان خان: جناب سىكبر! شكرىهـ به اس لىه ضرورى هه كه اپوزىشن كه اركان كه جو Concerns هى اور انھون نه جو باآى كى هى، جو تحفظات اور جو Suggestion دى هى، اس كه اندر حكومتى Input بهى ضرورى ههـ واننډا ٱ سىچ جىسه جناب سىكبر! آٱ نه كهاهه كه عنائت اللہ صاحب كرى گه لىكن كچھ باآى اىسى هى كه به بڑا سىرلىس اىشو هه اور اس كه او ٱر كوئى اىسى باآ كرنا كه وه بالكل Political هو، اس كو Politicize كرنا به اچھى باآ نهى هه، به به كه حقائق كچھ اور هون، كهنا كچھ اور هوـ اس مىں كوئى شك نهى هه كه موسم كه اندر تبدىلىاں هى، حكومت كى ذمه دارى هوتى هه كه وه پلاننگ كرے اور پلاننگ Facts and figures كه او ٱر هوتى هه اور پچھله چند سالون سه كئى معزز اراكىن نه اس باآ كى طرف اشاره كىا كه اكر موسم كه اندر تبدىلىاں هى اور اكر به سىلاب هر سال Regularly آتا رها هه تو مىرے خىال مىں حكومت كو بالكل به پلاننگ كرنى چاهىه كه اكر دس سال ٱهله به صورآمال نهى هتھى، ٱندر ه سال ٱهله به صورآمال نهى هتھى جو Environment كه اندر كوئى Changes هى تو اس كه مطابق حكومت كو اٱنى ٱالىسى اور اٱنى پلاننگ كرنى چاهىهـ جناب سىكبر! اس كه او ٱر حكومت سنجىدىگى سه سو ٱهه گى كه اگلى دفعه جس موسم مىں بهى، جس مد مىں بهى جو بهى Natural disaster كا خطر ه هو، اس كىلئے حكومت تىار ههـ ظاھر هه كه اس دفعه جو هوا، سب سه ٱهله تو مىں به كهه دول كه وزير اعلىٰ اصحاب اور تقرىباً دھى كىمىنٹ ان كه ساآه ٱترال مىں موجود بهى اور ٱترال كه اندر ٱىسر مىن ٱاكستان آركى انصاف عمران خان صاحب بهى آئے تھے اور محمد على صاحب نه جو كهاهه ان كه

دو ایم پی ایز ہیں، ہم نے پتھرا ل کے اندر جو Activities رکھیں، جہاں پر ہم گئے، چیف منسٹر صاحب جہاں گئے اور ہم سارے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ گئے تو ان دو ایم پی ایز نے جدھر جدھر پروگرام رکھے اور جدھر جدھر انہوں نے ایریا بتایا، ہم ادھر چلے گئے، ادھر On the spot، اس سلسلے میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستان آرمی کے بھی شکر گزار ہیں کہ جیسے ہی ہم پہنچے، انہوں نے Presentation ایسی تیار کی ہوئی تھی کہ وہ سارا ایریا انہوں نے Cover کیا تھا کہ جہاں پر جتنی بھی تباہی ہوئی تھی، نقصان ہو گیا تھا، انفراسٹرکچر کا زیادہ ہو گیا تھا تو ان کے ساتھ مل کے ہم نے Immediately relief activities شروع کیں۔ جناب سپیکر! حکومت کی ذمہ داری ہے اور اگر ضرورت پڑے جس طرح بائک صاحب نے کہا کہ ضرورت پڑے تو یہ Developmental funds freeze کر دیں گے، بالکل اگر یہ ضرورت پڑے تو ہم یہ کر دیں گے لیکن ہم فیڈرل گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے پچاس کروڑ کا اعلان کیا، لیکن جناب سپیکر! یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، ہم کس کیلئے اعلان کریں، ہم اپنی ذمہ داری پوری کریں گے اور اربوں روپے خرچ ہونگے، خاص کر پتھرا ل کے اندر جو ہے وہ Already FWO کے تحت ایک معاہدہ ہو گیا ہے، Understanding بن گئی ہے اور کام شروع ہو چکا ہے، لہذا گورنمنٹ اس سلسلے میں غافل نہیں ہے۔ ایک بات جو میں اس ہاؤس کے اندر کہنا چاہتا ہوں کہ ایک چیز کے عنایت اللہ صاحب گواہ ہیں، ایک چیز کی کیسینٹ گواہ ہے، وہاں پر صوبائی اسمبلی کے ممبران گواہ ہیں، اگر ایک Cause کیلئے عمران خان ادھر آئے تھے اور وہ واپس چلے گئے اور ان کے ساتھ یہ Associate کرنا کہ وہ کسی فنکشن کیلئے آئے تھے یا وہاں پر کوئی فنکشن ہو گیا تھا، یہ، یہ اور یہ، اس کام میں سمجھتا ہوں کہ پی پی پی کے جو ایم پی ایز ہیں دونوں، اگر وہ یہ کہہ دیں کہ ایسا تھا تو ہم مان جائیں گے، میں پتھرا ل کے دونوں ایم پی ایز کو گواہ بناتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوا تھا (تالیان) اور خاص کر جب کوئی ذمہ دار آدمی اور اگر کوئی ذمہ دار آدمی اس قسم کی بات کرے اور ویسے مطلب Rumors کے اوپر بات کرے تو یہ غلط بات ہے، نیشنل لیڈرشپ کی Respect کرنی چاہیے، ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ کوئی جھوٹ موٹ کی باتیں اس کے اوپر، تو لہذا جناب سپیکر! گورنمنٹ الرٹ ہے اور Vigilant ہے، شاید سیلاب کے اندر کوئی پہلی دفعہ ہوا کہ وزیر اعلیٰ اتنے وزراء کے ساتھ On the spot پہنچے، ادھر بیٹھے لوگوں کے ساتھ ملے، تخمینہ لگایا، مجھے یاد ہے پبلک ہیلتھ کی میری ٹیم نے مجھے Accept cases تیسرے دن بتایا کہ یہ Damages ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کی ٹیم نے سارا کچھ ان کا تیار کیا ہوا تھا، آرمی نے سارا کچھ تیار کیا ہوا تھا، ان کا انفراسٹرکچر بھی ہم Use کر

رہے ہیں، لہذا کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ اگر، اگر پورے صوبے کے اندر منور خان صاحب نے جو بات کی ہے، جہاں کمی تھی، اس کی بھی انہوں نے نشاندہی کی ہے لیکن On the whole بابک صاحب نے بات کی ہے، 356 جو ڈیمز کی بات کی ہے، دیکھیں ہمارے ہاں Power shortage ہے، Hydle Power، Generating Sites، ہمیں چاہیے اس کے لئے، لیکن اس میں مزے کی بات یہ ہے کہ ہم جتنی بھی Energy generate کریں، Power generate کریں، اگر اس کو وہ ہم نیشنل گرڈ میں ڈال دیں اور وہ پھر ہمیں ملے نہ، اور اگر ملے تو چوبیس روپے پریونٹ ملے تو اگر ہم چھوٹے چھوٹے منصوبے شروع کریں، چاہے وہ دو بلب یا چار بلب یا دس بلب کے ہوں، کوئی بری بات نہیں ہے۔ اگر ہم یہ کر سکتے ہیں، حکومت یہ کر لے اور اپنے غریب عوام کو ریلیف پہنچا سکتے ہیں تو اس پہ ہمیں کوئی شرمندگی نہیں ہے، میرے خیال میں اس سے پہلے کی حکومتوں کو بھی کرنا چاہیے۔ جعفر شاہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ سیلاب کے اندر جو پرائیمری اسٹرکچر تباہ ہو گیا تھا، جعفر شاہ صاحب سے میں کہتا ہوں کہ جب سیلاب آیا تو انہوں نے اے پی سی بلائی، ہم چلے گئے اور اس اے پی سی کے اندر جو Presentation تھی، اس Presentation کے اندر ہم نے کئی سوالات اٹھائے اور ساری پارٹیز، پیپلز پارٹی اور نون اور سب کی لیڈر شپ موجود تھی اور ہم نے یہ کئی سوالات اس کے اندر اٹھائے، For example ایک جگہ پر لکھا ہوا تھا کہ لوگ بے گھر ہیں، ان کو پانچ ہزار چولیس چاہئیں یا دس ہزار چولیس چاہئیں، نیچے لکھا ہوا تھا جی، ہمیں تین ہزار کمبل چاہئیں تو ہم نے کہا یہ چولیس کدھر سے زیادہ ہو گئے کمبل سے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ ذرا ریلیف فنڈ Receive کرنے کے لئے ہم نے ویسے ہی مطلب ایک Tentative چیز بنائی ہے، تو اتنے امتحان میں ہمیں بھی نہ ڈالیں کہ سیلاب آنے سے پہلے یہ بتادیں کہ دس آدمی یہ ہمارے لے جائے گا اور چار گھر اس سیلاب سے خراب ہونگے، ہمیں اتنے امتحان میں نہ ڈالا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہم الرٹ ہیں اس سلسلے میں، باقی انہوں نے انفراسٹرکچر کی بات کی، 2010ء کے سیلاب سے 2013ء تک جعفر شاہ صاحب! اگر آپ لوگ مکمل نہ کر سکے کوئی کام تو باقی اگر کام ہمارے لئے رہتا ہے تو ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ ہم مکمل کر کے دکھائیں گے آپ کو، (تالیماں) میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! اگر کہیں Positive help یہ کر سکتے ہیں، اصل ذمہ داری جو حکومت کی ان حالات کے اندر بنتی ہے کہ موسم کے لحاظ سے Future planning کہ اگر سیلاب معمول بن چکا ہے تو ہمیں پتہ ہونا چاہیے اس لئے کہ اس سے پہلا اتنا بڑا سیلاب جو 2010ء میں آیا، اس سے پہلے نہیں آیا تھا اور جو مسلسل اس کے

بعد سے آرہا ہے، یہ حکومت کی پلاننگ کے اندر ہونا چاہیے۔ اپوزیشن کے سارے ارکان سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ حکومت کی مدد کریں، وہ حکومت کی مدد کریں، مسائل کی نشاندہی کریں اور وہ اپنے علاقے میں جس طرح ہم نے پیپلز پارٹی کے ایم پی ایز کی سرکردگی میں پتھرال میں کام شروع کیا، ان سے رائے لی، ہر فنکشن میں وہ شامل ہوئے، انہوں نے Presentation دی، اسی طرح ہر ڈسٹرکٹ میں Irrespective of the party جس ایم پی اے کے علاقے میں اگر کوئی ایسا ہے تو وہ حکومت کی مدد کریں، نشاندہی کریں اور ان شاء اللہ اگر ضرورت پڑی تو ہم Developmental fund بالکل فریز کریں گے، اگر یہ ہاؤس متفق ہو جائے کہ فریز کرنا چاہیے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: معراج ہمایون!

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، میری طرف ایک منٹ وہ جواب دیں، جواب دیں، معراج ہمایون۔ جی جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ یو خبرہ مہی کولہ، مونہر پہ ہغہ وخت د فرض نہ غافل نہ وو، مونہر پہ خپل وخت کبھی پورا کارونہ کیری دی، زما پہ یوہ حلقہ کبھی ما 19 پلونہ جوہر کیری دی چہ 12 کروہ روہی دی یو پل Cost وو خو پہ دہی دوہ کالہ کبھی یو پل پاتہی شوہی، یو روہ پاتہی شوہی، زہ د دہی دوہ کالو خبرہ کومہ چہ مہربانی او کیری چہ دا تولی پیسی یو طرف تہ مہ وری، دا Equal تقسیم کیری چہ کوم خاٹی ضرورت وی نو ہغہ او کیری کنہ، دا مو وئیل۔

جناب سپیکر: معراج ہمایون!

محترمہ معراج ہمایون خان: ڈیرہ مننہ سپیکر صاحب، چہ مالہ موقع راکرہ، پہ دہی ڈیر اہم موضوع باندہی خبری او کرم۔ دا یو داسی ہغہ دے، داسی وخت دے مونہرہ باندہی چہ ہغہ سختی زمونہرہ خلاصیری نہ، زمونہرہ سختی معاف کیری نہ، کلہ یو قسم حالات شی، کلہ بل کرائسز شی، کلہ بل کرائسز شی، یو چہ ختمیری نو بل تہ را اوخو او ہغہ کبھی نہ کوؤ۔ اوس د دہی ہغہ ڈیر پہلو دی، د دہی Topics تاپک چہ کوم دی، ہغی کبھی تولو نہ مخکبھی لکہ تولو زما دہی ملگرو دلته کبھی تولا آنریبل ممبرز چہ دی نو ہغوی اوس خبرہ او کرہ چہ سیلاب راغے

نو اوس خه کول دی هغې کبني، اوس مونږه ته دې زمانه کبني چې ټيکنالوجي دومره مخکبني تلې ده، مخکبني نه مونږه ته پته اولگي، ملک ته پته اولگي، حکومت ته پته اولگي چې خنګه حالات راروان دي؟ نو هغې د پاره اول هغه Preparedness دے، هغه اول هغه تياري ده، مونږه چې دے نو Cure ته ځو او Prevention نه کوؤ چې مونږه مخکبني نه تياري ورله اوکړو او هغې تياري کبني هغه د خلقو ته وارننگ ورکول، هغه خلقو له ټريننگ ورکول، ادارو له هغه ټريننگ ورکول، هغوی له هغه پلاننگ کول، هغه بندوبست کول چې خه چل که فرض کړه داسې حالات راشي نو مونږه به خه کوؤ؟ د هغې فقدان دے۔ شاه فرمان صاحب او وئيل چې مونږه په آزمائش کبني مه اچوئ، آزمائش کبني خواچول نه دی خودا خود حکومت کار دے، د حکومتی ادارو کار دے، که هغه پرائيويت سيکټر ځان سره کوي، سول سوسائتي ځان سره کوي خودا يو Awareness raising هغه شعور پيدا کول، نالي او دغه چې چرته دي، لکه چې باران شروع شولو او فلډز شروع شولو نو هله د بدهنئ د نالي صفائي شروع شوله چې هغه بلاک دے نو ځکه دلته کبني فلډنگ کيږي او هغه کيږي نو دا نالي، دا سيورج سستم چې وو نو دا پکار وو چې د مخکبني نه پاک شوے وو او د مخکبني نه تياري شوې وه چې ډير سخت دغه راروان دے، پشکال ډير زيات Heavy دے دا ځل نو دا پکار ده چې هغه اوشي۔ اوس يو خودا دے چې هغه خلق۔۔۔۔

### (عصر کی اذان)

جناب پليکر: نماز کيلے پندرہ منٹ باقی ہیں تو میڈم! آپ بات کریں گی، اس کے بعد صالح محمد اور اس کے بعد جو ہے ناں بریک کر لیں گے۔ بریک کے بعد باقی، بریک کے بعد باقی کر لیں گے ان شاء اللہ۔ جی میڈم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: بنہ جی، نو زہ Continue ساتم، نو دا جی تیاری چې حکومت کوی نو هغې کبني د هاؤسنگ دغه هم راشي چې هاؤسنگ په مونږه باندي سخت وخت راغله وو چې کله مانسپره او زمونږه کشمير ټول برباد شوی وو، تباہ برباد شوی وو او پته لگيدلې ده چې هغه هاؤسنگ داشان وو چې هغې کورونو زلزله برداشت کولے نشوه۔ بيا چارسده نو بنار زمونږ تباہ شول چې کله

2010 کښې دا شان هغه سيلاب راغې چې هر څه ئې يوړل، نو هغه مونږ ته مخامخ دا Examples و نو پکار ده چې پي ډي ايم اے جوړه شوله، اين ډي ايم اے جوړه شوله چې دوي تيارى کړې وه او په دغه کورونو باندې لږ کار شوے وے، دا د حکومت کار دے چې هاؤسنگ ورکړى خلقوله او Safe Housing ورکړى۔ بيا سر! د دې نه پس راشئ چې زمونږ حکومتى افسرانو، زمونږ سياسى افسرانو، ليډرانو هغوى څومره همدردى او بنودله چې کله سيلاب راغے، څومره لارل هلته کښې، څومره هغوى سره کښينا ستل، خبرې اترې ئې ورسره او کړلې يا د هغوى څه مدد ئې اوکړو چې هغه ريليف کوم دے، Evacuation کوم دے، په هغې کښې هم فقدان راغله وو چې څنگه بابک صاحب او وئيل چې په اوومه ورځ باندې خلق بنکاره شول چې لږ او خوځيدل او دغه ئے اوکړل، نو دا لوکوتې د خفگان خبره ده، پکار ده چې مونږ د مخکښې نه تيار وو او بيا د فنډ هغه اناؤنسمنټ، ايلو کيشن، هغه چې کوم دے نو هغه هم د سنټر د طرف نه راغے خو دلته خو زما ملگرو د اپوزيشن والا خوا او وئيل چه سنټر اناؤنسمنټ اوکړو، زمونږه صوبائى حکومت او نکر و خوزه و ايمه چې سنټر ته زمونږه دومره قرضه ده او بار بار مونږه ورته ياداشات ورکوؤ، دلته کښې بار بار د دې اسمبلئ نه هم هغه ياداشت تله دے نو پکار ده چې داسې وخت په مونږه باندې راغله دے، سخت وخت راغله دے چې سنټر زمونږه هغه ټولې قرضې چې دى نو هغه مونږ له واپس راکړى چې مونږه لکوتې خپل دا حالات چې دى نو د دې لږه ازاله اوکړو او په دیکښې لږه مونږه ته اسانه شى، زمونږه صوبه ډيره ناچاره ده، زمونږه صوبه چې ده نو ډيره غريبه ده او ډير سختې به وى نو دې وخت کښې پکار ده چې مونږه سره سنټر و وگه په و وگه ولاړ وى او مونږ نه مخکښې ځى يو دوه قدمه او مونږه سره مدد کوى، نو هغه مونږه د هغوى څه احسان نه منو چې هغوى راغلل، پرائم منسټر صاحب راغے او هغوى هغه اعلان اوکړو نو هغه څه دغه نه دے، هغوى له پکار دى چې د دې نه سيوا اوکړى۔ سر! داسې حالات چې جوړ شى نو صرف هغه د ريليف هغه خبره نه وى چې خلق بې دره شو، کورونه ئے پريښودل، هغه يو طرف ته وى، هغه تباھى يو طرف ته وى خو داسى وخت کښې هغه Disease control کول هم ډيره ضرورى خبره ده، نو خبر نه يم چې هغې طرف

ته د حکومت نظر تله دے ځکه چې د چمرې، د څرمنې Diseases، د خيتې بيماريانې، د غاړې بيماريانې، هغه داسې وخت کبني سيوا شي او ماشومان چې دي، هغه مشران چې دي، بزرگان چې کوم دي او زبانه چې دي نو هغوی خاص په دیکبني دغه راشي، پروگرام دے چې د هيلته پروگرام، د هيلته هغه سکيم چې هغه شروع شوي وو، هلته بي ايچ يوز به هم ټول به تباه شوي وي، چترال کبني خاصکر نو چې هلته کبني څه بندوبست شوي دے که نه دے شوي نو هغې ته لږ غور کول پکار دي۔ بيا سرا! دیکبني Missing دغه هم شي، Families چې دي نو هغوی گډ وډ شي او خاصکر ماشومان چې دي، هغوی لار شي د خپل Families نه جدا شي نو هغه لږ Criminal activities هم دیکبني سيوا شي، Kidnapping هم سيوا شي، Trafficking هم شروع شي نو هغه Preparedness چې شوي دے که نه دے شوي او هغې ته چا خيال کړي دے که خيال نه دے کړي۔ په بنځو باندي، زنانو باندي خاصکر سخت وي ځکه چې د هغوی نه خپل در او انگرې ترينه پاتي شي نو هغوی ته ډير زيات تکليف وي ځکه چې هغوی باندي خودمه واري خو هغه ده د فيملي والا، چې هغوی له هغه تيار کول او هغه کول، نو هغې سره پکار دي چې د هغوی د پاره يو سپيشل ايلو کيشن اوشي چې د زنانو او زما خو به Recommendation دا وي چې Provincial Commission on the Status of Women ته اووئيلى شي چې د هغوی يو ډيليگيشن لار شي چترال ته، نور هغه واره واره خير دے دغه دي خو چترال باندي ډيره زياته تباهي راغلې ده چې چترال ته يو وزت اوکړي او هغوی يو رپورټ راوړي چې هلته کبني د زنانو دې وخت کبني او د ماشومانو هغه څه حال دے او د Elders څه حال دے؟ سوشل ويلفيئر ډيپارټمنټ ته به دا درخواست وي چې هغوی يو رپورټ راوړي او د هغې مطابق بيا هغوی له يو سپيشل فنډ د زنانو د پاره جوړ شي او هغه اوشي۔ سنټر ته ما اووئيلى چې سنټر ته ريكويست کوو او زما به لږ، افسوس هم کوم د خفگان خبره ده چې نن دومره اهم موضوع ده خو داسې لگي چې څه ډير اهميت ورله زمونږه دغه نه ورکوي، د حکومتی بينچز د طرف نه ورته دومره Importance نه ملاوېږي ځکه چې منسټر صاحب هم نشته دے، زيات تر کرسئ هم خالي لگي او خبر نه يم چې سيکرټري صاحب او

هغوی سره عملہ چہی دہ چہی هغوی راغلی دی او کہ نہ دی راغلی؟ نو دا خوتا سو  
 د مخکبئی نہ اعلان کرے وو، د پروں دا خبرہ دہ چہی نن به پہ دہی باندهی خبری  
 اترہی کبیری، نو پکار دہ چہی منستر صاحب هغه موجود وو، پارلیمانی سیکرٹریز  
 او هغه چہی موجود وو او دا ٲول ئے Notes اخستل۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ نماز کا نام ہو رہا ہے، صالح محمد صاحب! اگر آپ مختصر کریں تو مہربانی ہوگی، اس کے  
 بعد نماز کا وقفہ کر لیں گے۔ (مداخلت) د مونخ نہ پس۔

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! قدرتی آفات، قدرتی آفات اور حالیہ بارشوں سے اس  
 صوبے کا جتنا نقصان ہوا ہے بالخصوص چترال میں، ڈی آئی خان اور ہزارہ اور مانسہرہ میں، اس پر مجھے اور  
 اس ایوان کے ہر رکن اسمبلی کو بہت ہی افسوس ہوا ہے اور سوائے افسوس کے اس کے علاوہ اور ہمارے پاس  
 کوئی اختیار بھی نہیں ہے جناب سپیکر! کہ بارشوں میں یہ میری بہن ملیحہ سامنے بیٹھی ہوئی ہے، یہ  
 گورنمنٹ کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور میرا بھی حلقہ وہی ہے اور پھر پورے مانسہرہ میں جہاں پر ان کا گھر  
 ہے، وہاں پر بھی تقریباً پانچ سات دن سے راستہ بند ہے اور کئی جگہوں میں تین تین سو گھروں کے راستے  
 کٹ چکے ہیں، وہاں پر پبل ختم ہو چکے ہیں اور یہ پورے صوبے میں، تو وہاں پر میں موقع پر تو وہاں پر پہنچا  
 ہوں لیکن موقع پر پہنچنے کے بعد ہمارے پاس کوئی اختیار ایسا نہیں ہے کہ ہم جا کے وہاں پر ان لوگوں کی کوئی  
 دادرسی کریں۔ جناب سپیکر! جب میں نے وہاں پر ڈی سی صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے  
 پاس فنڈز کچھ ہے PDMA کا، چونکہ جب تک ہمیں Permission نہیں ہوگی ہم استعمال نہیں  
 کر سکتے، تو میری یہی درخواست ہے کہ کچھ فنڈز ڈسٹرکٹ میں ہونے چاہئیں، وہاں پر جو ذمہ دار اہلکار ہیں،  
 ذمہ دار آفیسرز ہیں، ان کے پاس تاکہ موقع کے مطابق کم از کم بنیادی سہولیات ان لوگوں کو وہاں پر میسر  
 کر سکیں۔ جس طرح شاہ فرمان صاحب نے کہا ہے جو اس کمیٹی کے بڑے ذمہ دار منسٹر ہیں، انہوں نے کہا  
 ہے کہ یہ ہمیں امتحان میں نہ ڈالیں، ہمیں کیا پتہ ہوتا ہے کہ جی کہاں پر چار بندے مریں گے یا کہاں پر کیا  
 نقصان ہوگا؟ تو جناب سپیکر! یہ PDMA تو بنا ہی اسی لئے ہے، اس میں جو فنڈ ہے یہ اسی لئے ہے کہ اچانک  
 جو قدرتی آفات آجاتی ہیں، یہ جو فنڈز ہیں، یہ تو یونیورسٹی بنانے کے لئے نہیں ہیں، نہ کوئی ہسپتال بنانے کے  
 لئے ہیں، تو آپ سے یہی ایک درخواست ہے، یہی گزارش ہے کہ آئندہ کے لئے جہاں اس قسم کے یعنی  
 پورے ڈسٹرکٹ میں جو ذمہ دار لوگ ہیں، ان کے پاس اتنا فنڈ ہونا چاہیے کہ موقع کے مطابق وہاں پر جا کر یا  
 ہم ایم پی ایز وہاں پر جا کر کچھ نہ کچھ وہاں پر ان کے راستے اگر ہم بحال کر لیں یا ان کے چھوٹے چھوٹے کام جو



وقتی طور پر ہم بحال کر سکتے ہیں، باقی بیٹنگ بعد میں ہوں۔ آج بھی میرے حلقے میں، مانسہرہ میں میرے حلقے میں کئی تین چار سو گھروں کے راستے کٹ چکے ہیں تو آپ سے یہی درخواست ہے کہ جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی خصوصی حکمت عملی اور خصوصی کوئی پالیسی اور اس کے ذمہ دار، اس کی ذمہ داریہ موجودہ حکومت نہیں ہے کیونکہ شروع سے ہی کوئی ایسی حکمت عملی یا کوئی ایسی پالیسی نہیں بنی ہے ان قدرتی آفات کے حوالے سے، تو آپ سے یہی ایک درخواست ہے کہ اس کے لئے کوئی جامع حکمت عملی یا کوئی اچھی سی پالیسی بنالیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نماز اور چائے کے لئے وقفہ ہے، اس کے بعد باقی، آدھا گھنٹہ۔

(ایوان کی کارروائی نماز اور چائے کے لئے آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بیٹھی صاحب، محمود بیٹھی صاحب، پلیز۔ اچھا آپ اپنے، اچھا بیٹھی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا خنگہ چہی نورو ملگرو خبری او کیری د سیلاب حوالی سرہ، داسی خالی یو شو خبری کوؤ، چہی خنگہ دا چترال کبھی راغلو، مونز پہ دہی غم کبھی برابر شریک یو۔ دغسی زما پہ حلقہ کبھی سیلاب چہی کوم نقصان نہ کری دی، د منسٹر صاحب پہ توجہ کبھی راولو، چہی تانک کبھی علی خیل کلے دے، داسی ورسرہ ورکو تے دیرہ احمد آباد دے، پہ دغہ باندہی او بہ راختلی دی، دا ریکویسٹ ورتہ کوؤ چہی پی پی ڈی ایم اے والا دہی، دی سی صاحب تہ چہی فنڈز پکبھی ریلیز کری، دغہ کلو کبھی کورونہ راغورزیدلی دی، درم آباد کبھی علی خیلو کبھی وروکو کبھی، دا منسٹر صاحب تہ ریکویسٹ کوؤ چہی پہ دہی باندہی نظر ثانی او کیری۔ ورسرہ شاہ عالم پل دے دا خہ سپیکر صاحب! پہ 2010ء کبھی سیلاب وړلے وو، بیا تیندر پکبھی اوشو، بیا تیندر پکبھی اوشولو، بیا کار پکبھی شروع شو، بیا عارضی یو پل نئے جوړ کرو، ہغہ بیا اوبو اوړو، اوس بیا ہم ہغہ درې خلور یونین کونسل دی، ہغہ شاہ عالم پل تیندر یو واری اوشو بیا کینسل شو، بیا اوشو بیا کینسل شو۔ سپیکر صاحب! دا مہربانی کوہی چہی کوم دا عارضی پل وی یا عارضی خہ طریقہ وی دا شاہ عالم پل وړلہ او کیری خکہ چہی سپیکر صاحب! پہ ہغہ باندہی دیر کلی دی، دوہ درې یونین کونسل دی، ہغہ خلقو تہ دیر تکلیف دے، د

خوراک مسئلہ پکبني جو ريزی، بيماران وی پکبني، نورې ډيرې ډيرې خبرې وی، دا د منسټر صاحب په نوټس کبني راولو چې سی اینډ ډبلیو سره دا خبره اوکړی چې دا شاه عالم پل اخر دیکبني مسئلہ څه ده؟ په 2010 ء کبني ئے اوږو، ټینډر اوشوبیا چې کله دا اوس په 2013 ء کبني الیکشن وو، ’ری الیکشن‘ وو، ټینډر کینسل شو بیا بحال شو، بیا کار شروع شو، اخر دغه کلی والو، دغې علاقې ته ډیر زیات تکلیف دے، دا منسټر صاحب ته درخواست کوؤ چې په دیکبني څه طریقہ، ځکه چې دغې علاقې ته ډیر تکلیف دے۔ ورسره ورسره ملیزے دے، اما خیل دی، په دغه کبني سپیکر صاحب! اوبه راغلی دی، ډیر نقصانونه شوی دی، مونږ منسټر صاحب ته دا وایو چې کوم ہم تاسو نه کیری دی سی ته، پی ډی ایم اے چې کوم فنډز ریلیز کوی ځکه چې ډی سی سره خبره اوکړی، هغه وائی چې مونږ سره دومره فنډ نشته او دا ریکویسټ تاسو ته کوؤ، منسټر صاحب ته وایو چې دا کوم ضروری څیزونه دی چې دا اوشی، ستاسو به ډیره مهربانی وی۔

جناب سپیکر: عنایت خان، پلیز۔

اراکین: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: موقع در کوم تاسو له، د دې نه پس خلاصوؤ ئے نه، فکر مه کوہ۔ در کوؤ، در کوؤ موقع در کوؤ، موقع دیتے ہیں، آپ سب کو دیتے ہیں، در کوؤ، بیا به پاڅی، بیا به پاڅی۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلديات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جو ابھی تک ڈسکشن ہوئی ہے، میں نے ان کے Notes لئے ہیں اور میں ان پر Respond کروں گا، باقی جتنے ساتھیوں کے پرابلمز ہیں، وہ اٹھے، ہمارے Colleagues بیٹھے ہیں، مشتاق بھائی بھی بیٹھے ہیں اور وہ اس پر Respond دے سکتے ہیں۔ تھینک یو، سر! میں آپ کا مشکور ہوں اور یہ انتہائی اہم Important موضوع ہے اور اس پر ہمارے بہت سے دوست اور احباب اور Colleagues بول چکے ہیں، عبدالستار خان، سردار حسین (شور) سیکرٹری ریلیف بیٹھے ہوئے ہیں، سیکرٹری ریلیف اور پی ڈی ایم اے کے لوگ اور فنانس کے لوگ جو Relevant لوگ ہیں، وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس، میں چیک کرتا ہوں، میں چیک کرتا ہوں۔

(سینیئر وزیر (بلدیات): سیکرٹری ریلیف بیٹھے ہوئے ہیں، اگر آپ کو نظر، جنہوں نے ہاتھ اٹھایا ہے، یہ

سیکرٹری ریلیف ہیں، سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ریلیف، میرے پاس حاضری اس کی لگی ہوئی ہے۔

اراکین: کورم پورا نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں جاری رکھوں، سر!

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! زما سرہ بہ تاسو لږ د دغه نه پس يو دوه منتبو له

ملاؤ ږيرئ، د اجلاس نه پس چې دے کنه نو ما سره به يو دوه منتبو له ملاؤ ږيرئ

تاسو- کاؤنٹنگ پلیرز (مداخلت) نہیں، پہلے کاؤنٹنگ کریں گے، دیکھتے ہیں کہ کیا پوزیشن ہے،

پھر تو، اچھا پھر کاؤنٹ کر لیں جی، ایک دفعہ پھر کاؤنٹ کر لیں، ایک دفعہ پھر کاؤنٹ کر لیں جی۔ ایک منٹ،

ہم ایک دفعہ، سیکرٹری صاحب! آپ پھر ایک دفعہ کاؤنٹ کر لیں۔ تعداد پوری ہے۔ عنایت خان، پلیرز۔

آپ سب کو موقع دے رہا ہوں جی، آپ کوئی بھی بغیر تقریر کے نہیں جائے گا۔ (مداخلت)

در کوؤ صاحب! کنه، تاسو لږ حوصله او کړئ کنه، حوصله او کړه، در کوؤ موقع

در له، که وائند اپ کوؤ، د هغې نه پس مشتاق غنی به هم کوی کنه، ټول به

سپیچز کوی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس کے بعد، دیکھیں، میں آپ کے توسط ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومتی وزراء

موجود ہیں، دیکھیں ریونیو کے منسٹر موجود ہیں، شاہ فرمان صاحب موجود ہیں، نہیں میں جتنے لوگوں نے

بات کی ہے، میں اس پہ Respond کروں گا، میرے بعد جو لوگ بولیں گے، اس پہ، اس پہ مشتاق بھائی یا

ریونیو کے منسٹر ہیں، وہ Respond کریں گے۔ تو لوگ موجود ہیں ہمارے، اور کینڈٹ کے

Colleagues موجود ہیں (مداخلت) یہ بات Complete کریں، بس میں ختم

کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، ہاں چلو اکبر، اکبر بات کریں، آپ خطاب فرمائیں، اکبر صاحب! خطاب فرمائیں، آپ

پانچ چھ لوگ باقی رہ گئے، ٹھیک ہو جائے گا۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب کو سب سے آخر میں موقع دیں گے تاکہ یہ تھوڑا Wait کریں۔

ارباب اکبر حیات: زما د خبری مقصد دا نہ وو جی، زما مقصد دا وو چي دا مشر سرے دے او دوئی غواړی چي زه د عنایت صاحب په موجود گئی کنبی خبری او کرم، ما خکھ او وئیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

ارباب اکبر حیات: زما د پارہ خودا نور ہم قابل احترام دی جی، خکھ۔

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار صاحب۔ (شور) جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، ډیره زیاته مہربانی۔ دا نن چي کوم بحث دے، په توله صوبه کنبی دې سیلاب کومه تباہی کړې ده او ډیر زیات جانونه هم پکنبی ضائع شوی دی، آبادیانی هم ضائع شوې دی، د هر ممبر سره، د دې ایوان معزز ممبر سره د ټولو خبرو فکر دے او هر سرے وائی چي یره کم از کم ما په دې خه خبره او کړے۔ جناب سپیکر صاحب! که مونږ دې ته فکر او کړو، پته نه لگی چي خدائے پاک پرودگار زمونږ نه خه کمزوری شوې ده او بیا خاصکر ملاکنډ ډویژن، اول راباندي زلزله، بیا راباندي دهشت گرد، بیا سیلاب، بیا چترال کنبی سیلاب (تمتے) مونږه لږ ورنزدې شوی یو، تاسو خفه کیرې مه، بیا بی انصافی (تمتے) چي دا دوه بجته کله کوم جوړ شو (تالیان) او په هغې کنبی مختلفې علاقې اهمیت لری او مونږه پکنبی مطلب دا دے چي بار بار فریاد کوؤ خو Ignore یو، خدائے پاک پرودگار دې د شاه فرمان په زړه باندي د رحم او به توئی کړی چي دا خبره چي کومه مونږه کوؤ، زما په خیال دا خبره به په ورخ د قیامت مونږه دومره تپوس کوؤ نو چي نن ئې مطلب دا دے مونږه ته حق ادا کړی نو بنه ده په مونږه باندي دا عذابونه به نه راخی۔ زما دا درخواست دے جی، چترال زمونږه Immediate ضلع ده او په چترال کنبی تباہیانی شوې دی، د هغې نه زما خیال دے د میدیا په Through باندي د اوریدو په Through باندي، تاسو د تک په Through باندي، مونږه د وزیر اعظم صاحب هم شکریه ادا کوؤ، د وزیر اعلیٰ صاحب او د هغه د کینت هم شکریه ادا کوؤ چي په تائم باندي تلی

دی خود دې سره سره پکار دی چې مطلب دے چې هغه خلقو چې هغوی ته رسائی نه کیږی، هغوی اوس هم نهاری شپې او ورځې تیروی، هغوی اوس هم په بیابان کښې شپې ورځې تیروی، زما دا درخواست دے، په سن 1974 کښې دغه چترال ته بهتو صاحب په C-130 کښې بوس وړی وو د هغوی څارو له، دغه شان شیرپاؤ چې کله دلته چیف منسټر وو نو د دیر نه تر دروش پورې هیلې کاپټر سروس چلولو۔ زما دا درخواست دے، چترال ډیره لویه پرته علاقه ده، مونږه له پکار دا دی چې مونږه د دې صوبې خپل څنگه چې زمونږه نور ورونږو مطالبه اوکړه، د ټول بجه نه یو طرف ته مونږه دغه علاقې ته توجه ورکړو چې کومو خلقو ته د انسانیت په نظر نه کتلې کیږی، دنیا ورته گوری خو مونږ ورته نه گورو، لهدا زما یو درخواست دا دے، تجویز مې دا دے چې کومو علاقو ته راشن نه دے رسیدلے، خلق نهاری دے، هغوی ته دې د هیلې کاپټر په Through باندې راشن اورسولے شی او د هغې نه علاوه، کومې لارې تر ډیره حده پورې، مونږ ته د میډیا په Through باندې وائی چې بونی، مستوج چې کوم دے هغه لائن برابر شوی دے، آرمی تهیک کړی دے، مونږه د هغوی مشکور یو خو چې کوم واره دیات دی، لکه په لنډو به زه او وایمه، د دوروش سره چې کوم آیون دے، هغه اوس یو طرف ته دے، د هغې چې کوم هائیډو پراجکټ دے، هغه مکمل اوړلے شوی دے۔ دغه شان بره چې ته کافرستان ته لار شې، هغه طرف ته مطلب دا دے حالات بالکل بدل دی، رابطه ورسره کټ ده۔ دغه شان د شندور چې کومې علاقې دی، زری د هغې میله روانه ده، هغه رابطه کټ ده، نو زما خپل ورور ته ستاسو په Through باندې دا درخواست دے چې عنایت الله هم زما نه ډیر نزد دے دے چترالیانو ته او دے تلے هم دے، مونږ د دوی شکریه هم ادا کوؤ، ده دوره هم کړې ده خو هغه علاقو ته، پرتو علاقو ته چې کوم ځای ته رابطه کټ دی، چې د هغه خلقو دا د رسی اوشی، د هغوی د دویانو، د سکولونو چې کومه تباھی شوې ده، د هسپتالونو چې کومه تباھی شوې ده، هغې ته مطلب دا دے چې توجه ورکړې شی۔ د هغې نه علاوه دیر بالا او دیر پائین کښې زما په حلقه اندې دریائے سوات راغله دے جی او دیرش، پینځه دیرش کلومیتر زما علاقه ده، د چکدرې نه واخله تر د کماله پورې، دلته دریاب آبادی هم وړې ده، فصلونه ئے

ہم تباہی کری دی او ہر خہ گدیو دی او خورونو ہم بنہ تباہیانہی کری دی، نو تھیک دہ زمونہ دروش پہ مقابلہ کنبہ، د چترال پہ مقابلہ کنبہ دا خپلی تباہیانہی چہ کوم دی، دا Minor دی، کله چہ تاسو بجت جو روئی، Need basis پکنبہ لیکنی، زہ دا وایم چہ دا Need basis تاسو کوم خائہ کنبہ استعمالوئی، مہربانی کوئی خکہ چہ دا سیلاب د اوس نہ نہ راخی، ډیر مخکنبہ نہ خو شو خله راغلی دے او دغہ علاقو کنبہ راغلی دے، لہذا پکار دہ چہ Need basis خائہ تہ او وئیلی شہی چہ کوم خائہ نہ دا نقصانات شروع کیری۔ زما ډیرہ زیاتہ شکر یہ سپیکر صاحب، زما نہ یریرہ مہ خیر دے ان شاء اللہ پہ طریقہ بہ خبرہ کوئی، اوس خو مونہ لہ تاسو تہ نزدی یو، نو مونہ لہ لہ اہمیت را کوہ خو لہ مطلب دا دے چہ تھیک خبری تہ بہ تھیک وایو او غلطی تہ بہ غلطہ وایو او د اکبر حیات خان شکر یہ۔

جناب سپیکر: سردار ظہور صاحب، سردار ظہور صاحب، سردار ظہور صاحب، اس کے بعد آمنہ سردار ہاں جی، وہ مولانا نے بات کی ہے ناں، وہ مولانا جو بھی مولانا ہو گا، وہ ابھی لیٹ ہو گا۔ جی جی، سردار ظہور صاحب۔

سردار ظہور احمد: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکر یہ جناب سپیکر۔ آج اس اہم بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، حالیہ بارشوں سے اور سیلاب نے پورے ملک میں تباہی مچائی، یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ جس طرح چترال میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے، صوبہ کے پی کے کے مختلف شہروں اور دیگر ڈسٹرکٹس کے اندر بھی اسی طرح نقصانات ہوئے اور پورا انفراسٹرکچر متاثر ہوا، کچی سڑکیں بہہ گئیں، پختہ سڑکیں بھی کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں گا، ڈسٹرکٹ مانسہرہ کی، چونکہ یہ ہماڑی علاقہ ہے، شدید بارشوں کی وجہ سے، لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے، بہت سے گاؤں، قصبوں کے شہر سے رابطے منقطع ہیں۔ میں اپنے گاؤں کی بات کرتا ہوں، آج پانچ دن سے لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے ہمارے گاؤں کا دوسرے حلقوں سے رابطہ منقطع ہے، شہر سے رابطہ منقطع ہے۔ اسی طرح بارشوں سے کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں، بہہ گئیں، سبزیاں ٹماٹر اور دیگر ان دنوں کی فصلیں ہیں، وہ بالکل بری طرح متاثر ہوئیں بلکہ ختم ہو گئی ہیں۔ اسی طرح سب نے نقصانات کی بات کی لیکن میں صرف یہ پوچھتا ہوں اپنے ان اداروں سے جو کہ ہمارے Development programs چلاتے ہیں جن کے

ذریعے ہماری سڑکیں تعمیر ہوتی ہیں، جن کے ذریعے ہماری عمارات بنتی ہیں، مثال کے طور پر سی اینڈ ڈبلیو ہے، میونسپل کمیٹیز ہیں، ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں، ان کی ذمہ داری یا ڈسٹرکٹ کونسلز کی یا سی اینڈ ڈبلیو کی کہ وہ اپنے جو روڈز ہیں، ان کی دیکھ بھال رکھیں۔ جو ہمارے ایم اینڈ آر میں فنڈز رکھے جاتے ہیں، وہ کہاں خرچ ہوتے ہیں؟ ایم اینڈ آر کے پچیس فیصد بھی اگر پچیس سے تیس پر سنٹ بھی اگر ان سڑکوں پہ لگا دیئے جائیں تو کم از کم یہ مون سون کی بارشوں میں وہ سڑکیں تباہ نہ ہوں۔ ہوتا یہ ہے کہ ایم اینڈ آر کا فنڈ رکھ دیا جاتا ہے لیکن وہ خرچ ہی نہیں ہوتا، نہ ان کی صفائی کا کوئی اہتمام ہوتا ہے، نہ کہیں سے کوئی سڑکیں جو ٹوٹی پھوٹی ہیں، ان کو ٹھیک کیا جاتا ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم کم از کم جو روڈز ہمارے بن جاتے ہیں، انکی دیکھ بھال کے لئے جو ایم اینڈ آر کا فنڈ ہے، وہ 'پراپر' طریقے سے خرچ ہو، اس کیلئے کوئی طریقہ کار وضع کیا جائے تاکہ آئندہ موسم میں جب بارشیں ہوں تو وہ روڈز خراب نہ ہو سکیں اور دوبارہ ہمیں انکی تعمیر کی ضرورت نہ پڑے۔ اسی طرح جو ہماری کنسٹرکشنز ہوتی ہیں، میں صرف صوبائی کی بات نہیں کرتا، مرکز کے اندر بھی، این ایچ اے کے روڈز ہیں، ان میں شاہراہیں ہیں، جب بارشوں سے چند دن پہلے وہ ریت کا چھڑکاؤ اور سڑا ہوا موبل آئل ڈال دیا جاتا ہے، بارشیں شروع ہوتی ہیں تو وہ جو ریت ہوتی ہے، وہ بہ کر نالوں کو بند کر دیتی ہے، زیادہ نقصانات اس وجہ سے بھی ہو رہے ہیں اور 'پراپر' طریقے سے وہ سڑک بنائی نہیں جاتی ہے، سال کے End پہ وہ اس کی Repairing تھوڑی بہت کر دیتے ہیں، کاغذات کے پیٹ بھر جاتے ہیں۔ اسی طرح بالکل دوسرے جو ہمارے ادارے، سی اینڈ ڈبلیو ہے یا دیگر ہماری میونسپل کمیٹیز ہیں، ان پہ کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے۔ میں بلاشبہ یہ بات وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ ابھی تک کوئی Change نہیں آئی، اسی طرح جوں کا توں وہی سسٹم ہے بلکہ الٹا، ہمیں نقصان ہوا، ہم نے اس فورم پہ بات کی تھی کہ پراجیکٹ کمیٹیز تشکیل دی جائیں۔ آج 'ای ٹینڈرنگ' ہے لیکن 30 پر سنٹ تک Below ٹھیکے جاتے ہیں، تو کس طرح وہ ٹھیکہ دار، کس طرح وہ ٹھیکہ دار کام کرے گا؟ سیونگنز آتی ہیں لیکن وہ اس پہ سیونگنز بعد میں ہم وہاں پر خرچ نہیں کر سکتے تو معیار ہی اس کا گٹھیا ہے جبکہ ان کے یہ الزامات ہیں کہ ابھی تک وہ کمیشن سسٹم ختم نہیں ہوا۔ میں اس محترم فورم جو قابل احترام فورم ہے، اس پہ یہ بات کر رہا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے کسی ایم پی اے کی کوئی Involvement نہیں ہوگی کسی جگہ کسی کمیشن میں لیکن اب بھی وہی سسٹم ہے، اس کو ابھی تک کنٹرول نہیں کیا جا سکا، تو ہم کس طرح اپنے علاقوں کو Develop کریں گے؟ ابھی تک وہی نظام چل رہا ہے Percentage کا، معذرت کے ساتھ اگر کوئی ایم پی اے اللہ کے فضل و کرم

سے اس چیز میں Involve نہیں، کسی کرپشن میں نہیں ہوگا لیکن وہ جو پرانا سلسلہ ہے جو عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے، میں کسی کونٹراکٹ نہیں کرتا کہ فلاں گورنمنٹ میں ہوا لیکن عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے، وہ دس پرسنٹ سے لے کر 30 پرسنٹ تک ہے۔ آپ اندازہ کیجیے جب 30 پرسنٹ کمیشن میں چلا جاتا ہے، 10 پرسنٹ انکم ٹیکس میں چلا جاتا ہے، اسی طرح 10 پرسنٹ اگر ٹھیکدار لیتا ہے تو باقی پیسے کیا بچتے ہیں؟ دس یا بیس پرسنٹ وہ لے لیتے ہیں تو وہ سٹرک تعمیر ہوگی تو غیر معیاری ہوگی، سکولز تعمیر ہونگے تو غیر معیاری ہونگے، ہمیں سب سے زیادہ نقصان اس وجہ سے بھی ہو رہا ہے۔ اگر معیاری کام ہوں تو وہ عرصہ دراز تک چلتے ہیں، انہیں نہ برسات کچھ کمتی ہیں، نہ سیلاب کچھ کمتی ہیں لیکن اس حساب سے اس پلاننگ سے کام کیا جاتا ہے کہ ایک سال کے اندر جو کام کیا، وہ وراثت ہو جاتا ہے۔ میری سپیکر صاحب! یہ گزارش ہے کہ اس پہ کوئی لائحہ عمل اور جامع پالیسی ترتیب دی جائے تاکہ جو ہم کام کریں، کم از کم آٹھ دس سال رہ جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ آمنہ سردار، آمنہ سردار۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کی باری ختم ہو گئی ہے۔

ارباب اکبر حیات: ما خو جی خپل نمبر ہغوی لہ نہ وہ ور کرے، ما خو صرف او وئیل چپی دوئی لہ موقع ور کرئی او تاسو ما ٹیک ہغہ لہ ور کرو او زہ پاتہی شوم۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ (تمقہ)

محترمہ آمنہ سردار: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں انتہائی دکھ اور اپنے شدید غم کا اظہار کروں گی، اپنی پارٹی کی طرف سے بھی اور ہم سب کی طرف سے بھی، کیونکہ چترال میں جو حالیہ سیلاب آیا پورے صوبے میں جہاں جہاں پہ سیلاب آئے ہیں اور بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، اس کے لئے انتہائی دکھ ہے بلکہ ہر شخص اس پہ دکھی ہے اور غم زدہ ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میرا علاقہ چونکہ سیلاب کے اس میں نہیں آتا ہے، اس زون میں بھی نہیں آتا ہے لیکن سیلاب چونکہ بارشوں کی وجہ سے آتا ہے تو بارشیں جو ہیں وہ باعث بنی ہیں اس سارے مسئلے کا، سیلاب کا۔ میرے علاقے کا مسئلہ یہ ہے جی، میرا تعلق گلیات سے ہے، حلقہ 48 جو ہے وہ ہمارے اس میں آتا ہے، وہاں پہ مون سون کی جو بارشیں ہوتی رہی ہیں، ان سے سیفیٹی والز، ری ٹیننگ والز، برجز اور سکول کی



Even جو بلڈنگز ہیں، ڈسپنسریز اور بی ایچ کیوز کافی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ مزید جب زلزلہ آیا تھا تو زلزلے کی وجہ سے وہ زیادہ عمارات متاثر ہوئی ہیں اور بہت ساری گورنمنٹ کی عمارات ہیں، وہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پورا ڈیٹا بھی دے سکتی ہوں۔ ہمارے ہاں جی دریا تو ہیں نہیں، نہریں بھی نہیں ہیں، نالے ہوتے ہیں جس کو ہماری زبان میں کھٹے کہا جاتا ہے، وہ بھر جاتے ہیں تو وہ جا کر اس ساری دیواروں کو یا ان کو کمزور کرنا شروع کرتے ہیں۔ میں کئی بار کہہ چکی ہوں سی اینڈ ڈبلیو والوں کو، تو مجھے لگتا ہے کہ ان کو فون کرنا میرا ایک روٹین بنتا جا رہا ہے، ریگولر فون ان کو کرنا پڑتا ہے کہ جی اس جگہ پہ ناقص کام ہو رہا ہے، اس پہ آپ اس حساب سے چلیں، ناقص میٹریل استعمال ہو رہا ہے، آئے دن، مجھے ابھی افسوس ہے کہ یہاں پہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے نہیں ہیں، اگر وہ ہوتے تو ان سے میری یہ ریکویسٹ ہوتی، اس فورم پر کہ کم از کم گلیات کے علاقے میں آپ کے یہاں پہ ایک سو چوبیس جو یہاں پہ ممبر بیٹھے ہیں، ان میں سے میرا خیال ہے پچاس لوگوں نے توجا کے رمضان بھی وہاں گزارا ہے اور عید بھی گزارا ہے، تو کم از کم وہاں کے مسائل کو بھی دیکھنا چاہیے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! تھوڑا مختصر کریں، مہربانی ہوگی۔

محترمہ آمنہ سردار: جی سر! میں مختصر ہی کرونگی۔ تو سر! ہمارے ڈی سی صاحب بڑے Cooperative ہیں، وہ ہمارے ساتھ بہت اچھے طریقے سے Cooperate کرتے ہیں لیکن یہاں سے اگر ڈائریکٹو ایڈیشن ہونگے کہ وہ لوگ جو متاثرین ہیں اور ظاہر ہے بہت غریب لوگوں کے گھروں کی چھتیں گرتی ہیں اور یہ سیکورٹی والز اور یہ سیفٹی والز جو ہیں، ان سے بہت پرالہم ہوا ہے، پچھلے مہینے میں کم از کم چار ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں، شدید ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں جس میں بالکل وہ سیفٹی والز کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوئے ہیں، میں گزارش بھی کرونگی آپ کے توسط سے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب سے کہ اگر وہ خود ان دنوں جا کر وزٹ کریں اور دیکھیں کہ جو سیفٹی والز کے جو حالات ہیں، یہ جو 'ری ٹینگ' والز کے جو حالات ہیں، یہ جو سڑکوں کے حالات ہیں، وہ کیسے ہیں؟ حالانکہ جی ڈی اے کے پاس کافی فنڈ ہوتا ہے اور اور بھی کافی فنڈز ہیں، تو پلیز ایک سیاحت کامرکز ہے، سیاحت کے لئے تو سارے جاتے ہیں، سیر بھی کرتے رہتے ہیں لیکن اس کی طرف اس کی جو حالت زار ہے، اس پہ توجہ کوئی بھی نہیں دے رہا، تو نتھیا گلی خوبصورت ہے، ایسٹ آباد کا بلکہ صوبہ سرحد کا میں سمجھتی ہوں دل ہے لیکن اس دل کو بہار کر کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو اس کی بہت ساری، تین تین چار چار گھنٹے صرف نتھیا گلی تک پہنچتے ہوئے لگتے ہیں جبکہ سینتالیس یا

پچاس منٹ کا راستہ ہے اور انتہائی ناقص کارکردگی ہے جی، میں یہ ایری گیشن والوں کو بھی تو اس لئے میری ریکویسٹ ہوگی کہ جتنے لوگوں کا میں نے یہاں پہ اس فورم پہ نام لیا ہے، اور ایک اور جی تجاوزات پچھلے سال ہوئی تھیں ایک سال پورا گزر گیا ہے اور اس کے باوجود ابھی تک وہ ملبہ نہیں اٹھایا گیا، وہیں پہ سڑکوں پہ پڑا ہے، بہت سارے لوگ یہاں پہ Witness ہونگے جو وہاں پہ گئے ہیں رمضان میں اور عید پر وہ دیکھیں گے کہ ملبہ ابھی بھی وہیں پہ موجود ہے اور نہیں ہٹایا گیا، تو یہ کس کا قصور ہے؟ یہ جی ڈی اے کے اندر آتا ہے، ان کو چاہیے کہ یہ کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ آمنہ سردار: میری آپ سے ریکویسٹ ہوگی جی کہ ہمیں تو ایک کروڑ کا فنڈ ملتا ہے، وہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر ہوتا ہے، ہم اس کو اپنے علاقے میں لگاتے ہیں تو Kindly یہ ڈائریکٹوز ایسے ایشو کئے جائیں کہ جو لوگ متاثرین ہیں، ان کو فوری طور پر ان کے مسائل کا سدباب کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ مفتی فضل غفور صاحب، اس کے بعد آپ کو، مہربانی ہوگی دو تین منٹ میں تاکہ، فنکشن بھی ہے اور میں میڈم کو پھر آخر میں ریکویسٹ کروں گا، میڈم! آپ نے وہ پھر جو پولیس والا ایشو ہے، پھر آپ اٹھالیں گی۔ مفتی صاحب جو ہیں، خطاب فرمائیں اس کے بعد۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زہ خود تھو لو نہ ورنہ دی ن دیولیس یوم شہداء دہ نو پہ دغہ حوالہ باندی دخیل طرف نہ او دخیل پورا ایوان د طرف نہ دتھول پولیس د شہداء، د هغوی د اهل خانه سره او د هغوی دورثا سره د غم او د تعزیت اظهار کوؤ او مونزہ د خپلو دغی ریاستی ادارو پہ شا باندی ولاړ یو جناب سپیکر، د حالیہ سیلاب پہ تباکارو باندی د هغی نقصانات او د هغی پہ ازالہ باندی بحث شروع دے، زہ او برد تقریر نہ کول غواړم، صرف او صرف یو خو تجاویز ستا سو پہ نو تیس کبني راوستل غواړم۔ جناب سپیکر، دا یو دالله رب العالمین د طرف نہ د امتحان یو گهړی وی، هر سرے پہ خپل خپل خائي باندی په امتحان کبني وی، یوازی حکومت، یوازی ادارې نہ بلکه چې خومره هم ددی معاشرې سره وابسطه خلق دے، هر هر فرد په خپل خپل خائي باندی ذمه دار دے، پکار دے چې ټول سیاسی تنظیمونه، ټوله تاجر برادری، ټولې رفاہی ادارې، هغوی پہ دغہ سیلاب خپلو خلقو باندی فوکس اوساتی او ټول سیاسی جماعتونہ د هغوی مشران هغه هلته لاړشی او پہ

ٲوله صوبه ڪٺڻي د د هغوى د پاره د ڪوآپريشن د پاره او د هغوى سره د تعاون د پاره يو مهم او چليدلى شى۔ جناب سڀيڪر، د حڪومت په خپل ځائى ذمه وارى ده، "السلطان العادل ظل الله فى الارض" منصفه بادشاه، انصاف والا بادشاه د الله رب العالمين سايه وى، هغه غم ځپلى خلق، هغه ٻي اسري او ٻي سهارا خلق چي هغوى دا وخت ٲوڊئ ته حيران دى، د هغوى د څښڪلو اوبه نشته دى، د هغوى د سر چهت نشته دى جناب سڀيڪر! پڪار دا ده چي حڪومت په هغوى باندې فوكس وركري او خپل تمام تر توجه هغه دغې طرف ته ورواږوى خوزه چي وينم زمونږه ٲير معزز ممبرانو په دې حواله خبره او ڪره جناب سڀيڪر! دا ماته صدا به صهرا ٻنڪارى، 2013 اگست ڪٺڻي سيلاب راغلو او اڪٽوبر ڪٺڻي په دې ايوان ڪٺڻي په هغې باندې ٲيڀيٲ او شو، مونږ د خپلو خپلو علاقومسائل مخي ته ڪرل جناب سڀيڪر، زه چي ڪوم ګورم، زما په خيال باندې د دغې سيلاب خپلو خلقو، د دغې سيلاب خپلو علاقو د هغوى حشر به هم دغه شان وى لکه څه رنگ چي په 2013 ڪٺڻي دغې حڪومت د هغې حلقو سره، د هغې علاقو سره ڪرے دے، مونږه خپل درد او فرياد دلته پيش ڪړو جناب سڀيڪر! خومخې ته د هغې مداوانه ڪيږي، مريض ٲاڪٽر له راشي، ٲاڪٽر ورته علاج نشي ڪولے۔ جناب سڀيڪر! چي ڪوم زمونږه Flood damages وو، د سى ايم صاحب په وينا باندې مونږه په 2013 ڪٺڻي هغوى ته مخي ته پيش ڪرل چي ڪوم Real او چي ڪوم Facts وو، بالڪل سره د هغې پيڪچرز او سره د هغې Concerned Departments د هغوى Comments نه او د هغوى د Recommendation نه جناب سڀيڪر! هغه هم د سياست نذر شواو په هغه حلقو ڪٺڻي هغه فنڊونه اولگيدل ڪومو حلقو ته چي فلڊ او سيلاب بالڪل چي ڪوم دے هغه ئے ٲيچ ڪرې هم نه دى، نوبيا خو به مونږه دغه سيلاب ځپلو ورونږو ته اووايو چي ڪه څوڪ اوبواخسته دے نو اول به ترې ٲوس ڪوؤ چي ته په تحريڪ انصاف ڪٺڻي ئي، ستا ايم پي اے او ستا ممبر په ڪومه پارٽي ڪٺڻي دے، ڪه هغه د حڪومتي پارٽي سره تعلق ساتي نوتاته به حڪومت توجه درکوي خو ڪه ته او ستا ممبر د حڪومتي پارٽي سره تعلق نه ساتي بيا ځان له ٽاره، ستا په سر باندې هيڅوڪ دلته د لاس راڻڪلو نشته دے جناب سڀيڪر!

ڪشتي نه رهي ساحل نه رها، ساحل کي تمنا بهي نه رهي

اے پوڄهنے والے ظاہر ہے انجام ہمارا کیا ہوگا  
اے موجِ حوادث ان کو بھی دوچار تھپیر ٽپے ملے سے  
جو لوگ ابھی تک ساحل پر طوفان کا نظارہ کرتے ہیں

جناب سپيڪر، زمونڊر خوزرونه غمڻن دي، زمونڊر خوزرونه غمڻن دي، مونڊرہ خو  
چي د هغي ورونڊر هغه تڪليفونو ته گورو، هغي غمونو ته گورو او د حكومت بي  
توجي هي ته گورو جناب سپيڪر! دا ڊيره لويه د افسوس خبره ده او زه په دغي  
حواله باندي كم از كم تاسو ته دا تجويز دركوم، د ٽولو نه مخڪيني خو پڪار دا  
ده چي په كومو علاقو ڪيني چي غذائي قلت دے او هلته غذائي اجناس ختم دي،  
هلته Water supply schemes totally ختم دي، جناب سپيڪر! فوري طور د  
هلته د دغي د فراهمي حكومت د هغه پخپله بندوبست او ڪري او بيا جناب  
سپيڪر! چي ڄومره هلته هسپتالونه دي او هيلته يونٽس، پڪار ده چي هغه  
Functional ڪرڻي شي او Emergency basis باندي هلته چي كوم ميڊيسن،  
لڪه ڇنگ چي ميڊم خبره او ڪره، هغه ڊي هلته هغوي ته Provide ڪري شي او بيا  
جناب سپيڪر! پڪار دا ده چي د هريو ڊي سي سره Executive كم از كم دومره  
ڇه نه ڇه فنڊ تاسو ڪير ڊوي چي هغه په داسي ايمرجنسي په حال تو ڪيني هغه هغه  
فنڊ لگولے شي او هغه ايمرجنسي Cover هغه پري ڪولڻي شي۔ زه خوبه دومره  
او او ايم جناب سپيڪر! زمونڊر اوس په ڊي موجوده، په ڊي موجوده بارانونو ڪيني  
د بونير چي د سوات سره كوم لگيدلے روڊ دے، دري ورڇي د سلائيڊنگ د وچي  
نه بند پروت وو۔ جناب سپيڪر، ڇوڪ تلے دے هلته زما چي كوم مشينري ولاڙه  
ده، هلته د سي اينڊ ڊ بليو سره ما دري پيري په ڊي فلور باندي دا خبره او ڪره او د  
سي اينڊ ڊ بليو منسٽر صاحب راته يقين دهاني را ڪره چي مونڊر به د هغي Repair  
او ڪرو، مونڊر به د هغي د پاره ڊرائيور ان او گورو۔ جناب سپيڪر! د فارن نه  
ڊونرز راشي، مونڊر ته سامان را ڪري او هغه دغه شان جون ڪے ٽول په خپل حال  
باندي پروت دے، زما په خيال باندي د مخڪيني نه ڊي د پاره منصوبه بندي  
پڪار ده او په پوليٽيڪل بيسز باندي نه جي، په Need basis باندي او په Real  
need basis باندي تاسو چي په اے ڊي بي ڪيني ليڪي، هغه Need basis نه، په

Real need basis باندې جناب سپيکر! پکار داده چې د دې د پارہ مخکښې نه منصوبه بندې او کرے شی او۔۔۔۔

جناب سپيکر: دیکښې دې ایشو کښې زما یو تجویز دے چې یو Application تاسو را کړئ، هغه دغه کښې چې مونږه د دې Concerned کومه سټینډنگ کمیټی ده، هغه کمیټی یو میټنگ اوشی او هغه یو Proper recommendation جوړ کړی او هغه Recommendation چې دے نو گورنمنټ ته بیا Present شی، هغه به هم یو ضروری وی۔ زما خیال دے چې شیراز خان خبره او کړی، شیراز خان نه پس عنایت خان! بیا تاسو دغه او کړئ۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپيکر، اوس خو مې، یو اخري تجویز ورکوم جناب سپيکر! جناب سپيکر صاحب۔

جناب سپيکر: جی، جی جی، جی جی، مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپيکر صاحب، تاسو که د دې ځانې نه جی، تاسو که د دې ځانې نه جی هدايات جاری کړئ چې ټولې محکمې د فوری طور چې کوم دے نو ټولو اضلاع کښې چې څومره Flood damages دی، د هغې یو تخمینہ د جوړه کړی او هغه د دلته راولپړلې شی او هغه په Political basis باندې نه، هغه په Need basis باندې تاسو Adjust کړئ او د هغې د Recover کولو د پارہ تاسو فوری طور اقدامات او کړئ۔ شکریه، جناب سپيکر۔

جناب سپيکر: منسټر صاحب به په هغې باندې Comments او کړی۔ شیراز خان، پلیز بیا ټائم شارټ دے بس، او میدم به دې نه پس د شهداء حوالې سره دغه او کړی بیا۔

جناب محمد شیراز: شکریه جناب! شکریه۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپيکر!

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپيکر! ماته موقع ملاؤ نشوه۔

جناب سپيکر: ستا نه پس به اجلاس ختم کوو۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! نن چچی کوم موضوع دے، وہ سیلاب میں نقصانات اور ان کیلئے ازالہ ہونا چاہیے، Main issue جناب سپیکر! یہ ہے کہ ہمارے علاقوں میں یا صوبوں میں جو سیلاب آتے ہیں یا قدرتی آفات آتی ہیں، یہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر قہر ہے لیکن اس طرح۔  
جناب سپیکر: یہ کل ناراض ہوئے تھے تو آج ان کو منانا ہے نا، کل ناراض ہوئے تو آج ان کو منارہے ہیں، اس لئے ان کو ٹائم دیا ہے۔ (فقہہ)

جناب محمد شیراز: شکریہ جی۔ جی جی، بالکل راضی ہوں میں۔ جناب سپیکر، آخر یہ جو نقصانات روزانہ سیلابوں کی وجہ سے ہو رہے ہیں، قدرتی آفات کی وجہ سے ہو رہے ہیں جناب سپیکر! ٹھیک ہے قدرتی آفات کا مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن ان کی وجوہات معلوم کرنی چاہئیں، خاص کر جو میدانی علاقے ہیں، ان میں زیادہ تر جو نقصانات ہو رہے ہیں، سیلاب آرہے ہیں، ان میں جو خاص کرندی نالے ہیں، وہ یا اس طرح خوڑو وغیرہ ہیں، ان میں تجاوزات کی وجہ سے، وہ کم قیمت پہ شملات وغیرہ پر لوگ ان پہ قابض ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں بند وغیرہ بنا کر اس کو مضبوط کرتے ہیں، تو اس سے ہماری زرعی زمینیں ہیں، وہ بھی تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ جناب سپیکر! جس طرح ہمارے صوبے میں قدرتی آفات آتی ہیں لیکن ایک طرف تو کچھ لوگوں کے گاؤں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں لیکن دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو کچھ لوگوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ کس طرح وارے نیارے ہو جاتے ہیں کہ اس میں کچھ لوگ جو ہوتے ہیں، نقصان جن لوگوں کا ہوتا ہے، وہ امداد یا ان لوگوں کو ان کا حق نہیں ملتا، جس طرح محکمہ ریونیو میں اگر دیکھا جائے تو جو پٹواری ہیں، تحصیلدار گرداور ہیں، ان کے اپنے لوگ ہیں، اپنے چیمیتوں کو، جن کے نقصانات ہوتے ہی نہیں ہیں تو ان لوگوں کو اسی طرح نقصانات کا تخمینہ بنا کر ان لوگوں کو وہ Payment کر دیتے ہیں۔ جس طرح سیکرٹری صاحب مثال کے طور پہ بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ پچھلے گزشتہ سال جو نقصانات ہوئے تھے، ابھی تک ان لوگوں کو Payment نہیں ہوئی ہے۔ بارشوں سے اگر ہمیں اس نئی، اسی طرح سات تاریخ کو اجلاس ہے، ہمیں اسمبلی میں یہ ریکارڈ پیش کیا جائے کہ گزشتہ سال کے جو نقصانات ہوئے ہیں، ابھی تک آیا ان لوگوں کو، ابھی تک ان لوگوں کو اس کا ازالہ ہوا ہے، ان لوگوں کو معاوضہ دیا گیا یا نہیں دیا گیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب! افسوس کا مقام ہے کہ یہاں پر ہاؤس میں بحث تو ہو جاتی ہے لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا، اس کا بھی ازالہ کیا جائے اور جناب سپیکر صاحب! اس کے تدارک کیلئے میری اس ہاؤس سے گزارش ہے کہ آپ ایک آرڈر جاری کریں کہ

DCOs اور ACOs وغیرہ اپنے حلقے میں، اپنے اپنے ڈسٹرکٹ میں، تحصیل میں جو بھی ندی نالے ہیں جن پہ تجاوزات ہیں یا جو اس طرح خور یا ندی نالے ہیں، ان میں جو بھی تجاوزات ہیں، ان کو بالکل ختم کیا جائے کیونکہ کل جو نقصانات ہوئے ہیں، جانی یا مالی نقصانات ہوئے ہیں تاکہ یہ گورنمنٹ کو روزانہ ان آفات سے محفوظ بنایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ میڈم انیسہ زیب

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے اجازت دی، آج صوبہ خیبر پختونخوا میں یوم شہداء انتہائی عقیدت و احترام سے منایا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ فیملی اپنے عظیم شہداء کی قربانی پر ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہے۔ اس صوبہ کی تاریخ میں اب تک 1511 کے لگ بھگ پولیس افسران اور جوانوں نے جام شہادت نوش فرمایا ہے، اس میں انتہائی قیمتی اور اعلیٰ پائے کے وہ افسران شامل ہیں جو خود ایک Icon کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج 4 اگست 2010ء میں جو ایک سب سے Senior most جو شہید صفوت غیور خان، آج ہی کی تاریخ میں 2010ء میں انہوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس سے پہلے میں کس کس کا نام لوں؟ وہ ملک سعد ہو یا وہ ڈی آئی جی عابد خان ہو یا وہ کلام خان ہو یا وہ خان رازق ہو، ایک سلسلہ ہے نہ ختم ہونے والا۔ میں سمجھتی ہوں، ان لوگوں نے اپنے عوام، اس عوام اور اس صوبہ کی خاطر اپنا جو خون ہے، وہ بہا دیا اور جام شہادت نوش فرما کر انہوں نے سارے عوام کو ایک تحفظ دیا اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ اسمبلی آج اتفاق سے خوش قسمتی سے، وہ اجلاس میں ہے اور ہم سب پر بھی واجب ہے کہ ہم اس موقع پر ان کے ساتھ اظہارِ تکجہتی کریں۔ ان کیلئے میری درخواست ہے آپ سے کہ مفتی صاحب سے کہہ کر ان کیلئے خاص فاتحہ ان شہداء کیلئے پھر کی جائے اور ان کے لواحقین کے ساتھ ایک اظہارِ تکجہتی کریں اور ان کے مسائل اور ان کے جو آگے فلاح و بہبود کیلئے کسی طور پر ان کی شہادت کو نہ بھولیں۔ میں آپ کو پھر یہ کلیر کرنا چاہتی ہوں کہ ان 1511 جو شہداء ہیں پولیس کے، اس میں 2006 سے اب تک 1133 پولیس، 1133 پولیس صرف 2006 سے لے کر اب تک، انہوں نے جام شہادت نوش کیا جو ایک بہت بڑی قربانی ہے اور آج اس یوم شہداء کے موقع پر ہم سب پر بھی لازم ہے کہ ان کو یاد کریں۔ آپ نے اس موقع پر مجھے اجازت دی، میں چاہوں گی کہ آپ ایک دفعہ دعا ضرور کروائیں۔

جناب سپیکر: میں مفتی فضل غفور صاحب کو پھر دعوت دیتا ہوں کہ وہ دعا بھی کریں اور کچھ خاص الفاظ ان کیلئے۔

مولانا مفتی فضل غفور: دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

ایک رکن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اچھا پروگرام پھر، چونکہ یہ وضاحت کر لیں پھر اس کے بعد آپ۔

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات) }: میں آپ کے توسط سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ہم اپنے اس پروگرام کو، میں کوشش کرتا ہوں کہ جن دوستوں نے نکات اٹھائے ہیں، اس پر Respond کروں اور پھر بعد میں ان کے پروگرام میں بھی شریک ہوں۔

جناب سپیکر: جو گورنمنٹ کے اقدامات ہیں، وہ بھی، کیونکہ ٹائم بھی شارٹ ہے، نماز اور اذان ہو جائے گی تو سارا وہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں کوشش کرتا ہوں کہ بہت مختصر الفاظ میں، میں نے وہ سارے دوست جنہوں نے بحث میں حصہ لیا ہے، ان کے نام بھی میں نے نوٹ کر دیئے ہیں، انہوں نے جو نکات اٹھائے ہیں، وہ بھی میں نے نوٹ کر لئے ہیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! مجھے بھی ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: بات کرتے ہیں، آپ بھی بات کر لیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جن دوستوں نے نکات اٹھائے ہیں، وہ بھی میں نے نوٹ کر لئے ہیں اور جو

اقدامات پر اونٹن گورنمنٹ نے کئے ہیں، میں ان پر بھی بات کروں گا۔ مختصر بات کروں گا کہ ٹائم بالکل

مختصر ہے، نماز کا وقت بھی آنے والا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ 31 جولائی کو پراونشل گورنمنٹ نے ایک

نوٹیفیکیشن ایشو کیا ہے، جو گفتگو ہوئی، اس میں یہ نکتہ اٹھا کہ حکومت کا کوئی ایک سنٹر ہونا چاہیے، ڈویژنل

ہیڈ کوارٹر لیول پر، لیکن یہ سنٹر ڈسٹرکٹ لیول پر بن چکا ہے اور District Disaster Management

Authority کا وہاں پریونٹ بن چکا ہے، ڈپٹی کمشنر اس کا انچارج ہے اور ہر ڈپٹی کمشنر کو 382 ملین روپے،

ہر ڈپٹی کمشنر کو، چترال کے علاوہ اور لکی کے علاوہ، لکی کے ڈپٹی کمشنر کو زیادہ ریلیز ہو چکے ہیں، ہر ڈپٹی کمشنر کو

382 ملین روپے ریلیز ہو چکے ہیں اور وہ ایمر جنسی کے طور پر ان کے پاس موجود ہیں اور وہ اس فنڈ کو جہاں



بھی مصیبت ہو، اس کو خرچ کر سکتا ہے، ان کو اس کی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک جو ریلیز کئے ہیں، اس میں One billion روپے انہوں نے ایمر جنسی فنڈ میں PDMA کو ریلیز کئے ہیں، کوئی 14 کروڑ، یہ بات درست نہیں ہے کہ چترال میں وزیر اعلیٰ صاحب سات روز بعد گئے ہیں لیکن وہاں این ڈی ایم اے، پی ڈی ایم اے، پاک آرمی، ایری گیشن، سی اینڈ ڈبلیو، لوکل گورنمنٹ، پی ایچ اے، جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس تھے، ان کے سارے Representatives موجود تھے اور 14 کروڑ روپیہ بہت پہلے ریلیز کیا گیا تھا۔ یہ 50 کروڑ کے اناؤنٹمنٹ سے پہلے 14 کروڑ اناؤنٹس ہوا تھا۔ جس روز پرائم منسٹر صاحب آئے، اس روز ہم سارے ان کے ساتھ موجود تھے، چیف منسٹر صاحب موجود تھے، کیبنٹ کے دوسرے Colleagues موجود تھے اور ان کے پورے پروگرام میں ہم شریک رہے۔ اگلے روز بھی ہم وہاں رہے، پھر اس کے اگلے والے روز بھی چیف منسٹر صاحب وہاں چترال کے اندر رہے اور ہم نے پیدل چل کے مختلف Valleys کا بھی خود معائنہ کیا، خود دیکھا۔ جو پرائم منسٹر صاحب نے 50 کروڑ اعلان کیا ہے، وہ پیسے انہوں نے ریلیز کئے ہیں، وہ پروان نیشنل گورنمنٹ کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اصل میں فیصلہ یہ ہوا تھا جو ابتدائی وہاں پی ڈی ایم اے، آرمی کے بے اوسی نے جو Presentation پیش کی اور جو این ڈی ایم اے، پی ڈی ایم اے، سی اینڈ ڈبلیو، ایری گیشن، لوکل گورنمنٹ، پبلک ہیلتھ، ان سب کی رپورٹ تھی، وہ ابتدائی رپورٹ یہ تھی کہ ایک ارب کے نقصانات ہوئے ہیں۔ جس روز پرائم منسٹر صاحب آئے تھے تو پرائم منسٹر صاحب نے کہا کہ 50 کروڑ روپے میں دیتا ہوں اور 50 کروڑ روپے وہ پروان نیشنل گورنمنٹ Contribute کرے۔ اس کے بعد وہاں کے ایم پی ایز، منتخب ایم پی ایز، سلیم خان صاحب اور ہمارے دوسرے کولیک سردار حسین صاحب جو ہیں، وہ تھے، وہاں کے ایم این اے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں نقصانات بہت زیادہ ہیں اور جو ابتدائی اندازہ لگایا گیا ہے، یہ درست نہیں ہے۔ اس پر پرائم منسٹر اور چیف منسٹر نے کہا کہ یہ ایک Permanent ہمارے درمیان انڈر سٹینڈنگ ہے کہ جتنے بھی نقصانات ہوں گے، اس میں 50-50 ہم Contribute کریں گے۔ اس لئے میں میڈیا کے Through فیڈرل گورنمنٹ کو وہی، جو وعدہ انہوں نے کیا ہے، وہ وعدہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ اس سیشن کے اندر فیصلہ ہوا تھا۔ جو Latest تخمینہ ہے، اگرچہ وہ 100 پرسنٹ اس کی مطلب Assessment نہیں ہوئی ہے لیکن یہ جو نقصانات کا چترال کے اندر اندازہ ہے، وہ کوئی چار ارب تک پہنچنے کا خدشہ ہے اور اس وقت تک جو پورے صوبے کے اندر نقصانات ہوئے ہیں، اس میں کوئی 2682 گھر Partially جو ہیں، وہ

Damage ہو چکے ہیں۔ یہ ابھی تک جو ہماری Assessment ہے، 398 Fully damaged گھر ہیں جو کہ مکمل طور پر بہہ چکے ہیں، کوئی 80 جو ہیں Dead bodies، اور 58 Injured ہیں اور 326 جو ہیں وہ مال مویشیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ آٹھ افراد جو ہیں وہ Missing ہیں، یہ وہ کچھ مالی اور جانی نقصان ہے۔ اس کے علاوہ پتھروں کے اندر تو رابطہ سڑکیں، ایری گیمیشن چینلز، پبلک یعنی کمیونٹی اور حکومتی، Bridges اور پورے کے پورے گاؤں بہہ چکے ہیں۔ اب منور خان صاحب نے بھی اشارہ کیا، میرے خیال میں لکی بھی Severely Hit Areas میں ہے اور یہ یہ اضلاع ہیں کہ جن سے ہمیں رپورٹیں مل گئی ہیں، پتھروں، ایبٹ آباد، پشاور، کوہاٹ، کرک، چارسدہ، بنوں، شانگلہ، بگلرام، سوات، دیر لور، ٹانک، ڈی آئی خان، لکی مروت، دیر اپر، بونیر، مردان، ہنگو۔ یہ سارے جو گلرز میں نے آپ کے سامنے Quote کئے، یہ انہوں نے، یہ اضلاع سے ملے ہیں۔ ان کے ڈپٹی کمشنر کے پاس 382 ملین روپے، ہر ڈپٹی کمشنر کے پاس موجود ہیں۔ میں نے آپ کو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے جو گلرز ریلیز، پیسے ریلیز ہوئے ہیں، اس کا بھی ذکر کیا۔ چیف منسٹر نے پتھروں کے ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ اگر آپ ایک دن میں ایک ارب روپے بھی خرچ کر سکتے ہیں تو We will provide you، اگر آپ ایک دن میں ایک ارب روپے بھی خرچ کر سکتے ہیں، آپ کے اندر Capacity ہے، آپ خرچ کر سکتے ہیں تو یہ ایک ارب روپے ہم آپ کو ریلیز کریں گے اور آپ کو دیں گے لیکن پیسوں کی آپ کو کمی نہ آنے دیں اور ہر جگہ اب ڈپٹی کمشنر کو بالکل مکمل طور پر بااختیار بنایا جا چکا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ایمر جنسی کے اندر اگر آپ کا کوئی یونٹ ایسا نہ ہو کہ جن کو اختیار دیا جائے، جن کو پیسے دیئے جائیں، جو ایمر جنسی میں Act کریں، جو ایمر جنسی میں جا کر اعلان کریں، ایمر جنسی میں پرچیز کریں، ایمر جنسی میں اپنے وسائل کو Mobilize کریں تو پھر کام نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی بنیاد پر 31 جولائی کو یہ نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو ہیڈ بنایا گیا ہے اور سارے لائن ڈیپارٹمنٹس اس کے ماتحت ہیں اور ان کے پاس فنڈز، ان کو ایمر جنسی فنڈز دیئے گئے ہیں اور جو نئی کوئی آفت آتی ہے، مصیبت آتی ہے، وہ Assessment کر کے حکومت کو، پی ڈی ایم اے کو رپورٹ کرتے ہیں اور پھر وہ Accordingly ان کو ریلیز ہوتے ہیں۔ یہ بات اٹھائی گئی کہ جو Dead bodies ہیں، Injured ہیں اور جو مکانات Partially یا Fully damaged ہوئے ہیں، اس کا کیا پروسیجر ہوگا؟ میرے خیال میں یہ پروسیجر میرے کولیگز کو معلوم ہے اور تین لاکھ Dead body کے اوپر ہے، ایک لاکھ زخمی کے اوپر ہے اور ایک لاکھ روپے جو ہے، وہ پچاس

ہزار روپے، وہ Fully damaged home ہے اور پچیس ہزار روپے Partially damaged ہے اور اس کا پروسیجر یہ ہے کہ اس کا ایک پروفارما ہے، وہ ڈپٹی کمشنر ساری رپورٹس Consolidate کرتا ہے، اس میں ایم پی اے کا بھی دستخط ہوتا ہے، وہ جب Consolidate ہوتے ہیں تو پی ڈی ایم اے کے پاس آتے ہیں تو ان کو پیسے پھر ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتے ہیں تو ان کو پیسے ریلیز ہوتے ہیں۔ جن ایم پی ایز صاحبان نے اپنے اپنے حلقوں کے اندر مسائل کی طرف نشاندہی کی ہے، ان کو میں نے بھی نوٹ کیا ہے اور میں نے سیکرٹری ریلیف سے بھی بات کی ہے وقفے میں، کہ وہ ان سب کو نوٹ کریں اور جنہوں نے بالکل Concrete کسی، جس طرح منور خان صاحب نے ایک روڈ کا حوالہ دیا تو وہ ان ایم پی ایز کے ساتھ In touch رہیں، ان کے ساتھ رابطہ کریں اور اس پر فوری طور پر پی ڈی ایم اے والے اپنے طور سے، کیونکہ یہ مینڈیٹ ہے پی ڈی ایم اے کا، سی اینڈ ڈبلیو کا، سی اینڈ ڈبلیو Assessment اور اس کیلئے پی سی ون وغیرہ تیار کرے گا۔ پی ڈی ایم اے کا، پی ڈی ایم اے کا مینڈیٹ ہے، تو وہ ان رابطہ پلوں وغیرہ کو اپنے پلان کے اندر، Rehabilitation plan کے اندر شامل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور ہم آپ کو ایسورنس دلاتے ہیں، آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو نقصانات ہوئے ہیں، ان کو Rehabilitate کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور اگر ہماری اے ڈی پی کو Suspend کرنے کی ضرورت پڑی اور کسی نکتے پر اور کسی نتیجے پر، کسی وقت ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ جو ہمارے پاس فنڈز ہیں، وہ ناکافی ہیں، تو سب کیلئے اے ڈی پی کو بھی Suspend کیا جا سکتا ہے، اس کو Suspend کریں گے، اس میں کوئی ہمارے لئے مسئلہ نہیں ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ چترال کے علاوہ باقی جن جگہوں کے اندر نقصانات ہوئے ہیں، وہ Manageable ہیں۔ چترال ذرا Extra ordinary case ہے، غیر معمولی نقصان ہوا ہے، ان کو Rehabilitate کرنے کیلئے زیادہ وسائل جمع کرنے ہوں گے، ان کیلئے زیادہ وسائل خرچ کرنے ہونگے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے قدرتی آفات اور ایمر جنسیز کیلئے جتنے پیسے رکھے ہیں، ان سے ہم ان جگہوں کے اندر Respond کر سکتے ہیں ان شاء اللہ و تعالیٰ اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس سلسلے میں کسی سیاسی تقسیم کا اپنے آپ کو شکار نہیں ہونے دیں گے۔ میں نے آپ کو بتا دیا کہ چترال کے اندر وہاں کے ایم این اے کا تعلق آل پاکستان مسلم لیگ سے ہے، مشرف صاحب کی پارٹی سے ہے، وہاں کے دو ایم پی ایز پاکستان پیپلز پارٹی سے ہیں اور وہ اس کو چیف منسٹر صاحب نے، Evening کو جو میٹنگ ہوئی، اس میں وہاں کے جی اوسی صاحب نے شرکت کی،

چیف منسٹر صاحب تھے، صوبائی منسٹرز تھے اور Aligned departments کے لوگ تھے۔ ان سب کو چیف منسٹر صاحب نے انسٹرکشنز دیں کہ یہ دونوں ایم پی ایز ادھر آئیے اور انہی کی نشاندہی کے اوپر آپ کام کریں گے۔ جہاں جہاں جن لوگوں کے حلقوں میں کام ہوئے، سیلاب کی وجہ سے نقصانات ہوئے ہیں، وہ ڈپٹی کمشنر کو اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو اور پی ڈی ایم اے کو رپورٹ کریں، ان شاء اللہ ہم ان کو بغیر کسی سیاسی وابستگی کے اس میں Accommodate کریں گے۔ ایک بات بابت صاحب نے اٹھائی، آئی این جی اوز، این جی اوز کی، ان کی بات بالکل درست ہے اور ہم تو اپیل بھی کرنا چاہیں گے کہ آئی این اور فیلڈ کے اندر موجود ہیں اور مزید بھی آئی این اور کام کریں۔ جن کو چونکہ چترال اپر ڈیر اور لوئر ڈیر اور پشاور کا اور ہمارے صوبے کا میجرٹی علاقہ جو ہے، ایریا ہے، تو اس میں وہ اپنی جو این او سیز ہیں، ان پر اس میں سے جو این جی اوز، آئی این جی اوز گزرے ہیں، وہ آ کے بالکل کام کر سکتے ہیں، ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ظاہر ہے جن کو این او سیز نہیں ملی ہیں، جن کو کلیئر انس نہیں ملی ہے، ان کا تھوڑا مسئلہ رہے گا، این جی اوز اور آئی این جی اوز کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے اور چترال کے اندر بھی ہم نے دیکھ لیا، لوگ موجود تھے، چترال کے اندر بھی این جی اوز اور آئی این جی اوز موجود تھے اور وہ کام کر رہے تھے اور وہ اس میٹنگ میں شرکت کر رہے تھے۔ جو میٹنگ شام کو ہوتی تھی جس میں آرمی کے لوگ اور سارے، یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ کوآرڈینیشن نہیں ہے، بالکل کوآرڈینیشن موجود ہے، وفاقی حکومت صوبائی حکومت اور این ڈی ایم اے، پی ڈی ایم اے، آرمی، سی اینڈ ڈبلیو، ایریگیشن، پبلک ہیلتھ، ان سب کے درمیان کوآرڈینیشن موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو مسلسل آفات اور ڈیزاسٹرز آئے ہیں اور اس کے نتیجے میں جو پی ڈی ایم اے بنی ہے، این ڈی ایم اے بنی ہے، 2005 سے لیکر یہ سلسلہ جب شروع ہوا ہے تو اس سے کافی، ایک Response کے طور پر ایک انفراسٹرکچر اور Institutional arrangement اور میکینزم جو ہے، وہ ڈیولپ ہوتا جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ Co-ordinate کریں، تو کوآرڈینیشن بھی الحمد للہ موجود ہے اور اس میں اس وجہ سے جب پرائم منسٹر صاحب آئے تو پرائم منسٹر چیف منسٹر کو اپنے ساتھ لے کے چلے، گورنر صاحب بھی موجود تھے، ان کی کابینہ کے سارے Colleagues اور ٹیم بھی موجود تھی، آرمی کے لوگ بھی موجود تھے، صوبائی حکومت کے لوگ بھی موجود تھے اور ایک کوآرڈینیشن کے ساتھ وہاں چترال کے اندر بھی کام ہو رہا ہے اور جہاں جہاں سے دوستوں نے سیلاب کے اندر تباہ کاریاں رپورٹ کی ہیں جو ہم نے ادھر نوٹ کی ہیں، ہم نے نوٹ نہیں

کی ہیں، سیکرٹری ریلیف موجود ہیں، میں سیکرٹری ریلیف کو یہ انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ وہ کہاں سے انہوں نے جو Notes لئے ہیں اور جن کی طرف سے Tangible کوئی Suggestions آئی ہیں، ان ایم پی ایز کے ساتھ بھی رابطہ کریں، جن کے حلقوں کے اندر نقصانات ہوئے ہیں، ان کے ساتھ بھی رابطہ کریں اور ہمارے Elected representatives کو وہاں جہاں ان کے ہاں نقصانات ہوتے ہیں، ان کو Involve رکھیں اور ڈپٹی کمشنر صاحبان، ان کو بھی 'اپ ڈیٹ' رکھیں، ان کو Involve رکھیں۔ وہ کیونٹی کے اندر موجود ہوتے ہیں، یہ ان کیلئے فائدہ دینگے، یہ ان کو Exact information فراہم کریں گے۔ ہمارے Elected representatives ان کو Exact information فراہم کریں گے اس لئے میں یہاں سے حکومت کی طرف سے ان کو یہ انسٹرکشنز ایشو کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ ہمارے Elected representatives کو Involve کریں۔ میں آپ کو ایشورنس دیتا ہوں اور اس کے باوجود بھی اگر کوئی بات رہ گئی ہے تو یہ اجلاس Continue ہے، چلتا رہے گا، اس میں ہمارے کمیٹی کے دوست موجود رہتے ہیں، میں خود بھی ان شاء اللہ و تعالیٰ ایوان کے اندر آتا رہوں گا، آپ لوگ اٹھائیں اور ہم ان شاء اللہ و تعالیٰ اس پر Respond کریں گے اور سیلاب کے حوالے کوئی سیاست نہیں ہوگی، نہ کوئی سیاست کریں گے ان شاء اللہ و تعالیٰ، بلکہ سیلاب کے دوران، تباہ کاریوں کے دوران، قدرتی آفات کے دوران، Man made آفات کے دوران ان شاء اللہ و تعالیٰ ایک دوسرے کے ساتھ مل کے ان سے نمٹنے کی کوشش کریں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں ہماری Capacity build ہو، ہماری Competencies build ہوں اور ایک Institutional Mechanism develop ہو کہ جس کے نتیجے میں ہم ان آفات سے نمٹ سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک چیز جو ہے، ایک Improvement آئی ہے چترال کے اندر، گو کہ اس میں ہم کامیاب نہیں رہے کیونکہ چترال کا جو سیلاب تھا، وہ Unpredictable تھا، وہ Flash flood کی وجہ سے ہے، گلشیشیر کی Melt ہونے کی وجہ سے ہے اور اس وجہ سے اس کو Predict نہیں کیا جاسکا لیکن جو نچلے علاقے ہیں، وہاں Early Flood Warning System کے نتیجے میں جانی نقصان اتنے نہیں ہوئے ہیں جتنے کہ پہلے ہوا کرتے تھے، ان شاء اللہ اس سلسلے کو Improve کرتے رہیں گے۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور ان سب دوستوں کا بھی

مشکور ہوں جنہوں نے ڈیپٹ کے اندر حصہ لیا۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی ایک ریزولوشن پاس کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جی، زہ یو منت خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: Exact یو منت۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زہ Repeat کول نہ غوارم، پرون خودلته د رول 63 حوالہ ورکری شوہی وہ او زما یقین دا دے چہی تاسو پخپلہ ہم دلتہ بیا اووئیل، او فرمائیل تاسو چہی د 63 د لاندہی چہی کوم آنریبل ممبر صاحب Arrest شوہی دے، تاسو ته Intimation نہ دے شوہی، زہ دا گنرمہ چہی د ہغہی رولز مطابق د دہی تول ہاؤس استحقاق مجروحہ شوہی دے نو ما وئیل چہی دا ستاسو پہ نوٹس کنبہی راولم چہی دا خو Intimate کول پکار وو، د 63 د لاندہی پکار داوہ چہی دا Intimate شوہی وو۔ احتساب کمیشن چہی دے، دا استحقاق مجروحہ شوہی دے د تول ہاؤس سپیکر صاحب! بیا A 65 ته زہ ستاسو توجہ راگرخول غوارمہ او کہ تاسو لبر مناسب گنریئ نولبر وخت کنبہی زہ دا Read out کول غوارمہ، گنی دا ہم د رولز مطابق خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: زما صرف دومرہ، بانگ بہ اووائی او دا شوکت خان ریزولیشن پاس کول غوارہی۔

جناب سردار حسین: ڈیر شارت، ڈیر شارت جی، مہربانی۔ 63 وائی جی:

“A: The Speaker on the written request of the Member in custody or on his behalf by the respective parliamentary leader may, if deem appropriate, summon the member in custody, on the charge of non bailable offence, to attend a sitting or sittings of the Assembly.”

سپیکر صاحب، دا بہ ریکویسٹ کوؤ چہی چونکہ نن تاسو ته Written form کنبہی ممبر صاحب Application کرے دے نو دا بہ مونبر مناسب گنرو چہی تاسو ته ریکویسٹ او کرو حکہ چہی کہ د 63 د لاندہی احتساب کمیشن د دہی تول ہاؤس استحقاق مجروحہ کرے دے نو زما یقین دا دے چہی تاسو ته بہ دا ریکویسٹ کوؤ چہی دا تاسو Production Order د ہغوی او کری۔ ڈیرہ مہربانی بہ وی۔

جناب سپیکر: زمونہ سیکرٹریٹ تہ بالکل Application ملاؤ شوے دے او  
According to Law چہ خہ پروسیجر وی نو ان شاء اللہ ہغہ بہ کوؤ۔ شوکت  
یوسفزئی صاحب، پلیز۔

(قاعدہ کا معطل کیا جانا)

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر، زہ د تولو نہ ورومبے دہی ایوان تہ  
درخواست کوم چہ رول 240 تحت 124 معطل کرے شی او ماتہ د د قرارداد  
اجازت را کرے شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be  
relaxed under rule 240, to allow the honorable Members to move  
their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and  
those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.\_

جناب شوکت یوسفزئی: جناب سپیکر! بہت Important یہ قرارداد ہے اسلئے کہ کراچی کے اندر جو رینجرز  
آپریشن ہو رہا ہے، اس کی وجہ سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کافی حد تک امن وہاں بحال ہو رہا ہے اور بجائے اس  
کے کہ اس پر وہاں کے رہنے والوں کو خوش ہونا چاہیئے، وہاں کی نمائندگی کے دعوے کرنے والوں کو وہاں  
خوش ہونا چاہیئے۔ ایم کیو ایم کے جو سربراہ جس طریقے سے لندن سے بیانات دے رہے ہیں اور جس طرح  
وہ گریٹر بلوچستان، گریٹر پنجاب جس طرح وہ باتیں کر رہے ہیں، اس طرح ملک توڑنے کی جو باتیں کر رہے  
ہیں، میرے خیال سے اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ Kindly ریزولوشن پڑھ لیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اس کانٹریکٹ لینا چاہیئے۔ میں اس پر یہ  
قرارداد لانا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی الطاف حسین کے حالیہ شرانگیز بیان جس میں پاکستانی افواج۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: کس کس نے سائن کئے ہیں؟ سب نام بتاؤ، سب سے پہلے جو جو اس میں نام اور جس نے  
سائن کئے ہیں، آپ کے ساتھ، جو امنٹ ریزولوشن ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی یہ جو امنٹ ریزولوشن ہے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، وزیر برائے اعلیٰ  
تعلیم و اطلاعات، جناب مظفر سید صاحب، وزیر برائے خزانہ، جناب شاہ فرمان صاحب، وزیر برائے  
آبوشی، جناب امتیاز شاہد صاحب، وزیر برائے قانون، میری طرف سے اور جناب منور خان ایڈووکیٹ

صاحب، ارباب اکبر حیات صاحب، سید محمد علی شاہ باچا صاحب، سمیع اللہ خان علیزئی صاحب، سید جعفر شاہ صاحب، محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل صاحبہ اور اراکین صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا۔  
جناب سپیکر: بسم اللہ جی، پڑھیں۔

### قرارداد

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ اسمبلی الطاف حسین کے حالیہ شرانگیز بیان جس میں پاکستانی افواج اور ریاست کے خلاف نفرت کی مذمت کرتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اس بیان میں الطاف حسین کا بھارت کو مداخلت کی دعوت دینا قابل مذمت اور اقوام متحدہ کو لکھے گئے خط میں مداخلت کی دعوت دینا فسوسناک ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ الطاف حسین کو انٹریول کے ذریعے گرفتار کر کے پاکستان لایا جائے اور اس کے خلاف غداری کا مقدمہ فوری طور پر درج کیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that joint resolution, moved by the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. The sitting is adjourned till 3.00 p.m. of Friday afternoon.

---

(اجلاس بروز جمعہ المبارک، مورخہ 17 اگست 2015 بوقت تین بجے بعد از دوپہر تک کیلئے ملتوی ہو گیا)